THE
SENATE OF PAKISTAN
DEBATES

OFFICIAL REPORT

Friday, July 20, 2018
(280th Session)
Volume IX, No.01
(Nos. 01-02)

Printed and Published by the Senate Secretariat, Islamabad

Volume IX	SP. IX(01)/2018
No.01	15

Contents

1. Recitation from the Holy Quran 1
2. Panel of Presiding Officers 1
3. Leave of Absence 2
4. Motion under Rule 218 moved by Senator Muhammad Javed Abbasi and others on prevailing law and order and political situation in the country . 5
    - Senator Muhammad Javed Abbasi 6
    - Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum 12
    - Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh 18
    - Senator Dr. Asif Saeed Kirmani 21
    - Senator Ayesha Raza Farooq 25
    - Senator Pervaiz Rasheed 31
    - Senator Saadia Abbasi 34
    - Senator Nuzhat Sadiq 37
    - Senator Mushahid Hussain Sayed 38
    - Senator Rana Maqbool Ahmad 47
    - Senator Syed Shibli Faraz 49
    - Senator Nauman Wazir Khattak 54
    - Senator Mushtaq Ahmed 56
    - Senator Nighat Mirza 59
    - Senator Chaudhary Mohammad Sarwar 61
    - Senator Muhammad Ali Khan Saif 64
    - Mr. Muhammad Azam Khan, Minister for Interior 69

SENATE OF PAKISTAN
SENATE DEBATES

Friday, the July 20, 2018

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad at thirty minutes past two in the afternoon with Mr. Chairman (Mr. Muhammad Sadiq Sanjrani) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اَعُوْذُبِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

اِعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ مَا عَلَی الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَکْتُمُوْنَ۔ قُلْ لَّا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَکَ کَثْرَۃُ الْخَبِیْثِ ۚ فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ۔

ترجمہ: جان رکھو کہ اللہ عذاب دینے میں سخت ہے، اور یہ بھی کہ اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے رسول پر سوائے تبلیغ کرنے کے کوئی اور ذمہ داری نہیں ہے۔ اور جو کچھ تم کھلے بندوں کرتے ہو اور جو کچھ چھپاتے ہو، اللہ ان سب باتوں کو جانتا ہے۔ (اے رسول! لوگوں سے) کہہ دو کہ ناپاک اور پاکیزہ چیزیں برابر نہیں ہوتیں، چاہے تمہیں ناپاک چیزوں کی کثرت اچھی لگتی ہو۔ لہٰذا اے عقل والو! اللہ سے ڈرتے رہو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

(سورۃ المائدہ آیات 98 تا 100)

Panel of Presiding Officers

جناب چیئرمین: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

In pursuance of sub-rule (1) of Rule 14 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 2012, I nominate the following Members in order of precedence

to form a Panel of Presiding Officers for the 280th session of the Senate of Pakistan.

1. Senator Syed Shibli Faraz
2. Senator Muhammad Ali Khan Saif
3. Senator Muhammad Javed Abbasi

Leave of Absence

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار محمد یعقوب خان ناصر صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 13 جولائی، 2018 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کیشو بائی صاحبہ نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 16 جولائی اور آج مورخہ 20 جولائی، 2018 کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر کہدا بابر صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی وجہ سے 279th اجلاس کے دوران مورخہ 16 جولائی، 2018 اور حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: آغا شاہزیب خان درانی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 09 تا 16 جولائی اور حالیہ اجلاس کے دوران مورخہ ,20

21 July کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر دلاور خان صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 16 جولائی اور آج مورخہ 20 جولائی، 2018 کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر فیصل جاوید صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 12 تا 16 جولائی، 2018 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد طاہر بزنجو صاحب نے بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 16 اور آج مورخہ 20 جولائی، 2018 کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر لیاقت خان ترکئی صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر حالیہ مکمل اجلاس کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر نزہت صادق صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 11,13 اور 16 جولائی، 2018 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محترمہ مہر تاج روغانی صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 13اور16 جولائی،2018 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر سکندر میندھرو صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 16 جولائی،2018 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر محمد ایوب صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 12تا16 جولائی،2018 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب نے ملک سے باہر ہونے کی بنا پر آج مورخہ 20 جولائی،2018 کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر سید مظفر حسین شاہ صاحب نے بعض نجی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 20اور21 جولائی،2018 کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر نگہت مرزا صاحبہ بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 16 جولائی،2018 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکی تھیں۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین: سینیٹر ڈاکٹر جہانزیب جمالدینی صاحب بعض نجی مصروفیات کی بنا پر گزشتہ 279ویں اجلاس کے دوران مورخہ 09تا12اور16 جولائی،2018 کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔اس لیے انہوں نے ان تاریخوں کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔کیا رخصت منظور ہے؟

(رخصت منظور کی گئی)

Mr. Chairman: We may now take up Order No. 2. Senators Raja Muhammad Zafar-ul-haq, Leader of the House, Pervaiz Rasheed, Saadia Abbasi, Saleem Zia, Ghous Muhammad Khan Niazi, Muhammad Asad Ali Khan Junejo, Najma Hameed, Muhammad Tahir Bizinjo, Rana Mahmood ul Hassan, Muhammad Javed Abbasi, Kalsoom Perveen, Kamran Michael, Dr. Asif Kirmani, Rahila Magsi, Nuzhat Sadiq, Sardar Muhammad Azam Khan Musakhel, Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum, Rana Maqbool Ahmad, Mushahid Ullah Khan, Ayesha Raza Farooq, Gul Bashra, Chaudhary Tanvir Khan, Mir Kabeer Ahmed Muhammad Shahi, Mirza Muhammad Afridi, Agha Shahzaib Durrani and Mushahid Hussain Sayed may move the motion. Who will move the motion? Senator Muhammad Javed Abbasi may move the motion on behalf of Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq.

Motion under Rule 218 moved by Senator Muhammad Javed Abbasi and others on prevailing law and order and political situation in the country

Senator Muhammad Javed Abbasi: I, Muhammad Javed Abbasi, move the motion on behalf of other Senators that the House may discuss the prevailing law and order and political situation in the country.

Mr. Chairman: Who would like to speak now?

سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب آپ شروع کریں گے ؟جی سینیٹر محمد جاوید عباسی صاحب۔

Senator Muhammad Javed Abbasi

سینیٹر محمد جاوید عباسی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہت شکریہ جناب چیئرمین! کہ آپ نے اس important motion پر مجھے بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ یہ ایک requisitioned session ہے اور ہمارے سینیٹر صاحبان نے اس اجلاس کو بلانے کے لیے requisition دی ہے کیونکہ اس وقت صرف ایک ایوان موجود ہے جو Senate of Pakistan ہے۔ پاکستان میں National Assembly کے الیکشن ہو رہے ہیں اور اس الیکشن میں تھوڑے دن رہ گئے ہیں، الیکشن 25 جولائی کو ہونا ہے۔ ہم ضروری سمجھتے تھے کہ اس وقت ایک ہی ایوان موجود ہے جس کو ایوان بالا کہتے ہیں، کچھ important issues ہیں جو ایوان کے سامنے، آپ کے سامنے رکھیں اور ان کو discuss کیا جائے۔ وہ 02 areas ہیں جن پر آج ہمیں focus کرنا ہے اور ان پر discussion کرنا ہے۔ ایک تو یہ ہے پاکستان میں مجموعی طور پر law and order کی کیا situation ہے اور دوسرا اس وقت پاکستان کے سیاسی حالات کیا ہیں، اس وقت سیاسی جماعتیں، سیاسی لیڈران اور سیاسی کارکن، کن سیاسی حالات سے گزر رہے ہیں۔ اس لیے آج کے اجلاس کی requisition دی تھی، آپ نے مہربانی کی اور اجلاس بلایا ہے ۔ اس پر آج بھی discussion جاری رکھیں گے۔

جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ سب سے زیادہ ذمہ داری اس وقت Election Commission of Pakistan پر ہے کہ وہ پاکستان میں free and fair elections کا انعقاد کرے۔ یہ ایک آئینی requirement ہے جو اس ادارے کو دی گئی ہیں اور جو موجودہ Caretaker Governments ہیں وہ بھی ملک میں free and fair elections کروانے میں ان کی مدد کریں۔ ہم سب کی خواہش ہے کہ پاکستان میں free and fair elections ہوں اور اس election کے نتیجے میں پاکستان کے عوام جس کو چاہیں منتخب کریں، یہ اختیار پاکستان کے عوام کو دیا ہوا ہے کہ کل کس کو منتخب کرتے ہیں اور یہ عمل 25 جولائی کو ہوگا۔

کل Interior Committee کے سامنے جو matter refer ہوا تھا وہاں Secretary Election Commission اور باقی اداروں کے لوگ بھی آئے تھے اور انہوں نے briefing بھی دی تھی۔ میں نے یہ بات ان کے سامنے بھی رکھی تھی اور آپ کے سامنے بھی آج رکھتا ہوں کہ سارے process کو دیکھنے کے دو طریقے ہیں۔ ایک وہ طریقہ جو آج سارا پاکستان لگا ہوا ہے کہ 25th کو ہم کس طرح polling والے دن ووٹر اور ووٹ کے تقدس کو برقرار رکھیں گے اور اس کے لیے تمام بندوبست کر رہے ہیں۔ اس پر ان کا پوری طرح focus ہے۔

جناب چیئرمین! اس سے پہلے یہ جو دن گزر رہے ہیں، کیا pre-poll rigging تو نہیں ہو رہی ہے؟ کیا کہیں سیاسی جماعتوں کو تو target نہیں بنایا جا رہا؟ آج پاکستان میں تمام سیاسی جماعتوں کو level playing field مل رہی ہے اور وہ اپنے workers تک پہنچ سکیں اور ان کے workers election campaign کر سکیں یہ بھی Election Commission of Pakistan and Caretaker Government کی ذمہ داری ہے لیکن اگر آج آپ ground پر دیکھیں تو ساری سیاسی جماعتیں، بڑی بدقسمتی سے مجھے یہ بات کہنی پڑ رہی ہے کہ جو Caretaker set up آیا ہے اس پر بھی بڑے serious سوال اٹھائے جا رہے ہیں۔ شاید ہی کوئی ایک سیاسی جماعت ہو جس کی کسی نہ کسی طرح اس میں کوئی serious reservations نہ ہو۔ ان کا خیال ہے کہ election process جو 25th کو ہونا ہے اس سے پہلے اس پر filters لگائے جا رہے ہیں، روکا جا رہا ہے، سیاسی جماعتوں کو پوری طرح موقع نہیں دیا جا رہا کہ وہ اپنی campaign جاری رکھ سکیں۔ اسی طرح ان کا خیال ہے جو Caretaker set up آیا ہے وہ neutral نہیں رہا، جو ان کا کام تھا۔ اس لیے شاید آئین میں یہ provision رکھی گئی تھی، اسی لیے پاکستان میں اس set up کو لانے کی خواہش تھی، جمہوری اداروں اور پاکستان کے پارلیمان نے 18th Amendment میں یہ نظام لے کر آئے تھے کہ جو بھی Caretaker set up آئے، وہ آئے اس کا کسی کی طرف جھکاؤ نہ ہو اور اس کی پوری خواہش ہو کہ پاکستان میں free and fair elections کا انعقاد کرنے کی اپنی ذمہ داری پوری کرے اور جب election ختم ہو جائے وہ اپنی powers transfer کر کے واپس چلے جائیں۔

یہاں اور سیاسی قائدین بھی ضرور بات کریں گے لیکن آج تک ساری جو چیزیں نظر آ رہی ہیں وہ یہ ہیں، یہ جو ساری جماعتیں ہیں ان کی بھی بڑی serious reservations ہیں کہ آج وہ موقع نہیں مل رہا، ہر party یہ بات کر رہی ہے۔ یہ ایوان بالا اسی لیے کہتا ہے کہ یہ ان چیزوں کو discuss کریں اور نتیجے تک پہنچے۔ اگر ضروری سمجھیں تو direct کریں، بلایا جائے اور پوچھا جائے۔ حکومت وقت سے کہیں کہ اس بات کا جواب دیں وہ ہی جواب دے سکتے ہیں کہ یہ ماحول اس طرح کیوں create کیا جا رہا ہے۔ مجھے خدشہ اور ڈر ہے اگر یہی situation رہی جو آنے والے elections ہیں ان کو کہیں۔۔۔۔ ان کے اوپر روز بروز بہت زیادہ گہرے بادل اور ان کی گہرائی بھی اور ان کے بادل چھائے جا رہے ہیں، کہیں بہت نقصان نہ ہو ہم سب کو اور پوری قوم کو اور بعد میں یہ ساری سیاسی جماعتیں اس process کو دیکھیں اور کہیں کہ نہیں یہ free تو شاید ہو لیکن اگر fair نہ ہوا تو اس کے لیے پھر کسی نہ کسی کو جواب دینا پڑے گا۔

جناب چیئرمین! ایک بہت بڑا المیہ اس وقت ہوا ہے جو شاید پاکستان کی تاریخ میں کبھی نہیں ہوا کہ نہ صرف election campaign میں بلکہ پاکستان میں کبھی ایسا ماحول نہیں دیکھا گیا کہ اگر کوئی سیاسی جماعت اپنے workers نکالتی ہے اور وہ workers ایک جلوس نکالتے ہیں، ایک ریلی نکالتے ہیں، اپنے کسی leader کو ملنا چاہتے ہیں، اپنے کسی leader کے جلسے میں جانا چاہتے ہیں۔ ابھی کچھ ہی دن پہلے پاکستان مسلم لیگ کے workers کے ساتھ جو پاکستان میں ہوا میرے خیال سے martial law کے دور میں بھی سیاسی leaders اور workers کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا گیا۔ سب سے بڑے محترم اس ایوان میں ہیں سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق، ان کے اوپر بھی دہشت گردی کا case register کیا گیا ہے۔ جو اس ملک کے Prime Minister رہے ہیں، شاہد خاقان عباسی صاحب ان پر اور ہمارے سیاسی leaders اور سیاسی workers پر بھی cases register کیے گئے۔ کیا قصور تھا، کونسی دہشت گردی کی گئی ہے؟ یہ کوئی گناہ ہے، سیاسی جماعت کا؟ کسی سیاسی worker کا کہ وہ اپنے سیاسی leader کو receive کرنے کے لیے airport پر جائے۔ قانون اور آئین کی کس provision کی violation کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے گھروں سے پرامن نکلیں گے، اپنے leader کو دیکھیں گے اور اس کا پرامن استقبال کریں گے۔ نہ صرف اس دن بلکہ اس دن سے پہلے تمام Provincial Governments نے کس طرح

راتوں رات چھاپے مارے، کس طرح لوگوں کو گھروں سے arrest کیا گیا، ان کو پرچے دیے گئے اور آج ہمارے لوگ مارے مارے پھر رہے ہیں کوئی عدالتوں میں جا رہا ہے کسی کے پیچھے police پھر رہی ہے۔ کیا جرم تھا ہمیں آج یہ حکومت بتا دے۔ اگر اس ملک میں سیاست کرنا گناہ ہے تو یہ گناہ ہم نے پہلے بھی کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ اگر ہم کہیں کہ ہم جمہوریت، جمہوری اداروں کو مضبوط کرنے کے لیے نکلے ہیں اور پھر بھی اگر ہمیں یہ سزا دی جا رہی ہے تو ہم اس سزا کے لیے تیار ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں قانون اور آئین کی حکمرانی ہو، ہمارا یہ گناہ ہے اور اس میں ہم پر دہشت گردی کے پرچے کاٹے جا رہے ہیں۔ تو پھر کل کون اس election کو کہے گا کہ یہ free and fair elections تھے جبکہ election میں صرف 6 یا 7 دن باقی رہ گئے ہیں۔ آپ تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں یا جو پچھلے، recent elections ہوئے ہیں، کبھی کسی جماعت کے leaders and workers کے ساتھ یہ سلوک روا رکھا گیا ہے؟ Election Commission of Pakistan نے اس وقت کیوں نہیں بات کی یہ ان کے اختیار میں تھا وہ کہتے کہ یہ pre-poll rigging ہے اس جماعت کو روکنے کے لیے لہذا اس وقت وہ order کرتے کہ کسی سیاسی worker کو آپ گرفتار نہیں کر سکتے، کسی پر دہشت گردی کا پرچہ نہیں ہو سکتا۔ اگر ہم نے پاکستان میں کسی قانون کی violation کی ہوتی اور اس کے خلاف پرچہ دیتے تو ہم کبھی احتجاج نہ کرتے۔ ہماری جماعت کا یہ طرہ امتیاز رہا ہے کہ ہم نے ہمیشہ پرامن رہ کر سیاسی جدوجہد کی ہے۔ ہم نے ہمیشہ rule of law کی بات کی ہے اور ہماری leadership نے بھی کبھی نہیں سکھایا، ہم اپنے مخالفین کا نام بھی بڑے احترام سے لیتے تھے۔ میں آج کہنے پر مجبور ہوں، Election Commission کی جو سب سے بڑی ذمہ داری تھی کہ ان حکومتوں کو پابند بناتے اور ان حکومتوں سے پوچھتے کہ آپ کو کس نے یہ اختیار دیا ہے کہ آپ سیاسی جماعتوں کے workers کے گھروں پر چھاپے ماریں۔ ان کے لیڈر گرفتار کریں۔ ان پر دہشت گردی کے الزام میں پرچے کاٹیں اور اتنا کچھ کر کے پھر آپ کہیں کہ پاکستان میں free and fair elections ہوں گے۔ ایک جماعت کے آپ ہاتھ اور پاؤں باندھ رہے ہیں، اس کی لیڈر شپ کو آپ نے بند کر کے رکھا ہے اور اس سے ملنے بھی نہیں دیتے ہیں۔ پوری دنیا میں اس قسم کی کوئی سیاسی پابندی نہیں کہ کوئی ریلی نکالنا چاہے، اگر یہ سلوک روا رکھا جائے گا تو پھر اس جماعت کے ساتھ کیا ہو گا۔ مجھے بڑی بدقسمتی کا اس وقت احساس ہوا ہے جب حکومت کی طرف سے پریس ریلیز

آئی ہے۔ سیاسی ورکر پاکستان کی سیاسی جماعتوں کا قیمتی اثاثہ ہوتے ہیں۔ یہ وہ سرمایہ ہے جن کی قربانیوں کی بدولت آج پاکستان میں جمہوریت بحال ہوئی ہے۔ یہی وہ ورکر ہیں جنہوں نے پچھلے تیس سالوں میں اس ملک میں قانون اور آئین کی حکمرانی کے لئے اپنی جوانی اور جانیں گنوائی ہیں۔ ان کے بارے میں اس پریس ریلیز میں کہا جاتا ہے کہ وہ شر پسند عناصر تھے۔ کونسی شر پسندی انہوں نے کی ہے، کیا جرم کیا ہے اور کس قانون کی violation کی ہے؟ اگر یہ الفاظ اختیار کیے جائیں گے اور یہ رویہ رکھا جائے گا تو آگے کیا ہو گا۔

جناب چیئرمین! آج وزیر داخلہ یہاں بیٹھے ہیں۔ میں ان کی بہت عزت کرتا ہوں۔ وہ ہمیں بتائیں کہ کونسی شر پسندی ہمارے ورکرز نے کی تھی اور ان کی کیا activities تھیں جن کی بنیاد پر انہیں شر پسند کہا گیا ہے۔ اس ماحول کو اگر روکا نہ گیا اور اسی طرح اسے چلنے دیا گیا تو مجھے خدشہ ہے کہ اس ماحول کے پیدا ہو جانے سے پاکستان میں free and fair elections ہوتے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ نیب جو اتنے زمانے سے سویا رہا ہے اور کوئی ایکشن نہیں لیا ہے، جوں ہی الیکشن کی تیاری شروع ہوئی ہے، سیاسی جماعتوں کی لیڈر شپ اور امیدواروں کو notices ملنا شروع ہو گئے ہیں کہ آپ اپنے الیکشن کی تیاریاں چھوڑ دیں۔ 25 تاریخ سر پر ہے، الیکشن ہو جانے دیں۔ اس سے پہلے بھی ہم پاکستان میں تھے، الیکشن کے بعد بھی کہیں نہیں جائیں گے۔ کسی کا کوئی جرم ہے تو ہم سامنا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اگر یہ tactics استعمال کیے جائیں گے اور الیکشن کمیشن ان پر کوئی ایکشن نہیں لے گا اور حکومتیں بھی ایکشن نہیں لیں گی تو پاکستان میں کس طرح free and fair elections ہوں گے۔ ہم سب اس سارے process میں کھلے دل سے آج بھی participate کر رہے ہیں۔ پاکستان کا مستقبل الیکشن میں ہے، پاکستان کا مستقبل جمہوریت میں ہے، پاکستان کے عوام کو یہ آزادی دی جائے کہ وہ یہ فیصلہ کر سکیں کہ انہوں نے کسے منتخب کرنا ہے۔ پاکستان کے سب سے معروف لیڈر میاں محمد نواز شریف کو کس طرح جیل میں بند کر دیا گیا ہے اور ان کے ساتھ کیا سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ ہونا یہ چاہیے کہ آج اس سینیٹ سے ہمیں سب سے بڑا احتجاج کرنا چاہیے۔ یہ ابھی سے نہیں بلکہ ایک زمانے سے ہوتا چلا آ رہا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ ایک سازش بھی ہے کہ ملک کی سب سے معروف لیڈر شپ کو عوام سے دور رکھا جاتا ہے اور انہیں اقتدار سے ہٹایا جاتا ہے۔ پاکستان میں ایسا کر کے کیسا ماحول پیدا ہو گا اور کیسے

مواقع پیدا کیے جائیں گے۔ میں معذرت کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ماضی میں عدالتیں سیاسی لیڈران کے خلاف جب کیسز ہوتے تھے تو اگلے دن ہی اپیل سن کر انہیں bail پر رہا کرتے تھے، آج ہماری اپیلوں کے ساتھ کیا ہوا ہے۔ یہی کہ میاں نواز شریف صاحب کو ان کے ورکر دیکھ نہ سکیں، وہ اپنے ووٹر کے پاس جا نہ سکیں، وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی campaign چلا نہ سکیں۔ اس لئے ان کو بند کر کے ان کو لوگوں سے دور رکھا جا رہا ہے۔ پاکستان کے لوگ میاں نواز شریف اور ان کی جماعت سے محبت کرتے ہیں۔ وہ میسج جو ہم کو دینا چاہتے تھے، وہ میاں نواز شریف صاحب نے 13 جولائی کو دے دیا اور وہ میسج ہر گھر میں پہنچ چکا ہے۔ ان کو بند کر کے آپ جو ووٹر کے ساتھ ہمارا connection ہے، اسے ختم نہیں کر سکتے ہیں۔ یہ ہماری serious reservation ہے کہ ہماری leadership کو ایک ایسے وقت میں بند رکھا گیا ہے، ایسے وقت میں ان کو دور کیا گیا ہے جب پاکستان میں الیکشن ہونے جا رہے ہیں۔ یہ سب الیکشن کے بعد بھی ہو سکتا تھا۔ دوسری تمام سیاسی لیڈر شپ کو یہ موقع دیا گیا ہے کہ وہ اپنی الیکشن campaign چلائیں۔ یہاں ان کے لئے وہ ماحول بنایا جا رہا ہے کہ وہ campaign چلا سکیں۔ ایک مسلم لیگ (ن) کی لیڈر شپ ہے جسے target کیا جا رہا ہے۔ ہم ابھی بھی یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اس معاملے پر نظر نہیں رکھی گئی تو یہ سارا process خراب ہو جائے گا۔ 25 جولائی بہت بڑا دن ہے۔ جس طرح ہمیں دیوار کے ساتھ لگایا جا رہا ہے، جس طرح چیزیں نظر آ رہی ہیں، مجھے خدشہ ہو رہا ہے کہ آج جو باتیں ہو رہی ہیں، کل وہ ثابت نہ ہو جائیں۔ ایک جماعت نہیں بلکہ تمام سیاسی جماعتیں free and fair elections کا کہہ رہی ہیں۔ جو سیاسی پارٹیاں الیکشن لڑتی آ رہی ہیں، ان کو بھی الیکشن کے مراحل پر reservations ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ الیکشن کمیشن اس چیز پر آنکھیں کھولے۔ جو باتیں میں نے کہی ہیں اور جو باتیں already ان کے نوٹس میں ہیں، ان پر action لیا جائے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ساتھ یہ معاملہ آج سے شروع نہیں ہوا ہے۔ یہ اس وقت سے شروع ہے جب بلوچستان میں ہماری حکومت گرائی گئی۔ ہمیں پتہ تھا کہ یہ کیوں کیا جا رہا ہے۔ ہمیں پتہ تھا کہ یہ پاناما کرپشن کا کیس نہیں ہے اور یہ کیوں کھولا جا رہا ہے اور کسے target کیا جا رہا ہے۔ ہم نے وہ دن بھی دیکھے کہ ہمارے سینیٹرز کو آزاد سینیٹ کے الیکشن لڑنے پر مجبور کیا گیا۔ کس طرح نیب کی عدالتوں میں کیسز سنے گئے۔ سپریم کورٹ نے اس سے پہلے ایسے کوئی supervision نہیں کی تھی کسی کیس

کی، کوئی ایسا کیس نہیں تھا جس کی صبح شام سنوائی ہو رہی تھی۔ صرف ایک جماعت اور اس کی لیڈر شپ کو targetکرنے کے لیے یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ آج جو سیاسی جماعتیں یہاں بیٹھی ہوئی ہیں، ان سے میری یہ درخواست ہو گی کہ آج ہم اس کی قیمت ادا کر رہے ہیں اور ادا کر دیں گے لیکن آگے چل کر ایسی کوئی روایت قائم نہ کریں کہ کل کے دن اگر آپ اپنے گریبان میں جھانکیں تو آپ کو شرمندگی ہو کہ کاش ہم یہ کام نہیں کرتے۔ آپ الیکشن ضرور لڑیں لیکن دشمنی نہیں کریں کیونکہ اس کے نتائج بہت خطرناک ہوں گے۔ آج ان روایات کو supportنہ کریں جن کا آگے چل کر آپ خود targetہو ں گے۔ اب بھی وقت ہے کہ ساری سیاسی جماعتیں ایک platformپر صرف آواز بلند کرنے کے لیے اکٹھی ہو جائیں کہ ساری لیڈر شپ اور ساری جماعتوں کو یہ موقع ملنا چاہیے کہ وہ اپنے ووٹر تک پہنچ سکیں، free and fair electionsکا انعقاد ہو۔ جو ہمارے خدشات ہیں، ان کو addressکیا جائے تاکہ پاکستان میں آنے والے الیکشن اچھی طرح سے ہو سکیں۔ یہ جو طریقہ کار چل رہا ہے، معذرت کے ساتھ یہ کسی سوسائٹی میں ہوتا ہے اور نہ ہی یہ کسی الیکشن کے لیے ٹھیک processہے، نہ یہ جمہوریت کے لئے ٹھیک ہے اور نہ یہ آنے والے وقت میں پاکستان کے لئے ٹھیک ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ان چیزوں پر فوری اقدام کیا جائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ عبدالقیوم۔

Senator Lt. Gen. (Retd.) Abdul Qayyum

سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ عبدالقیوم: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایک جمہوری ملک کی سب سے بڑی protectionاس کی پارلیمان ہے۔ Upper and Lower Housesکا ایک coverageملک کے لئے ضروری ہوتا ہے اور خصوصاً پاکستان جیسے ملک کے لیے جو ایک بہت بڑا nuclearملک ہے اور اس کی locationاسے vulnerableبناتی ہیں، خطرات بھی ہیں تو ایسی صورت میں پارلیمنٹ کا in sessionہونا بڑا ضروری ہوتا ہے۔ ہم نے اپنے آئین کے اندر اس عبوری حکومت کی provisionرکھی ہوئی ہے جس کی مثال میرے خیال میں پوری دنیا میں کہیں نہیں ہے۔ بنگلہ دیش نے اسے شروع کیا تھا لیکن پھر انہوں نے اسے ختم کر دیا۔ میں بحیثیت پاکستانی یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت ہی مشکل وقت ہوتا ہے، جب آپ کے الیکشن ہوتے ہیں تو اور بھی sensitivitiesہوتی ہیں۔ ایک حکومت جو پچھلے پانچ سال سے

چل رہی ہے، اسے اس rhythm میں چلنا چاہیے اور ملک کو cover کرنا چاہیے۔ الیکشن کروانا الیکشن کمیشن کا کام ہے۔ آپ اسے زیادہ مضبوط کر دیں، وہ زیادہ resourceful ہو۔ انڈیا جیسے ملک میں بھی ایسا نہیں ہوتا کہ اسے عبوری حکومت کا سہارا لینا پڑا ہو۔ 2013 کے الیکشن عبوری حکومت نے کرائے تھے، اس الیکشن کے بعد تقریباً ساری پارٹیاں سراپا احتجاج تھیں۔ ہماری حکومت نے تقریباً 40 by-elections کرائے اور ایسے ایسے الیکشن کرائے کہ جن میں ہم 70 ,60 ہزار کے margin سے جیتے اور کئی جگہ پر ہارتے بھی رہے لیکن کہیں سے بھی کوئی اعتراض نہیں آیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایک سسٹم چل رہا تھا، عدالتیں قائم تھیں، الیکشن کمیشن اپنی جگہ پر کام کر رہا تھا اور accountability تھی۔ پہلی بات تو میں یہ کہوں گا کہ آج ہم اپنے آپ کو زیادہ vulnerable سمجھ رہے ہیں چونکہ نیشنل اسمبلی نہیں ہے اور سینیٹ کا ایک محدود سا سیشن ہوا اور وہ بھی فوراً ختم ہو گیا۔ اس لیے ہمیں requisition دینی پڑی۔ میرے خیال میں عبوری حکومت کو خوش ہونا چاہیے کہ اگر پارلیمنٹ میں سینیٹ ہے تو ہمیں اس کی support رہے گی کیونکہ اسی floor سے policies اور بہت سی چیزیں جنم لیتی ہیں اور جسے حکومت implement کرتی ہے۔ جب آپ عبوری حکومت بناتے ہیں تو شروع میں عبوری حکومت کی سفارشات اور ان کی meetings کرتے ہیں، آپ پورے سسٹم کو destabilize کر دیتے ہیں۔ میرے خیال میں جب نئی حکومت آئے تو ہماری یہ priority ہونی چاہیے کہ اسے ہم reconsider کریں اور الیکشن کمیشن کو دیکھیں۔ میں یہ بات بہت سوچ سمجھ کر کر رہا ہوں اور میرے خیال میں یہ ہمارے مفاد میں ہو گا۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آج کے motion میں دو چیزیں ہیں۔ ایک یہ کہ law and order کی situation کیا ہے اور دوسری political situation کیا ہے۔ Law and order کی situation یہ ہے کہ دو اندوہناک واقعات ہوئے ہیں۔ بلوچستان میں واقعہ ہوا اور خیبر پختونخوا میں بلور فیملی کے ساتھ واقعہ ہوا، اسی طرح ملک کی مختلف جگہوں پر بھی واقعات ہوئے ہیں۔ لیکن خدا کا کرم ہے کہ جو situation 2013 میں تھی، ویسے حالات نہیں ہیں، اس وقت تقریباً ہر روز چار پانچ دھماکے ہوتے تھے، ہم 23 مارچ کی قومی پریڈ نہیں کر سکتے تھے، اس وقت زرداری صاحب کی حکومت تھی، PM House and President House کی basement میں افتتاح ہوتے تھے، باہر نکلنا مشکل تھا۔ اس سے پہلے مشرف صاحب کے دور میں

آپ نے دیکھا کہ وہ تین تین convoys لے کر تین تین routes پر نکلتے تھے اور ان پر ایک route پر تین قاتلانہ حملے بھی ہوئے، بہت مشکل وقت تھا۔ خدا کا کرم ہے کہ ہماری حکومت نے پانچ سالوں میں ساری جماعتوں کے تعاون کے ساتھ، security agencies کے تعاون کے ساتھ، armed forces, police, second line forces, border management کی کارکردگی اور National Action Plan کی وجہ سے کراچی کو safe بنایا۔ بلوچستان میں بہت improvement آئی۔ وزیرستان کے علاقے clear ہو گئے، جب انگریزوں کی پوری دنیا میں بادشاہت تھی تو وہ علاقے اس دور میں بھی no go areas تھے۔ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے اس چیز پر کنٹرول کیا ہے تو ہم یہ کبھی نہیں کہتے ہیں کہ ہم نے اس پر سو فیصدی کنٹرول کیا ہے، وہ سو فیصدی کنٹرول ہمارے ہاتھ میں نہیں ہے، اس کے regional reasons ہیں، اس کی وجہ افغانستان کی instability ہے، border کا porous ہونا ہے، اس کی وجہ مودی کا aggressive attitude ہے۔ اگر 60, 70 per cent control ہوا ہے اور 30 per cent نہیں ہے تو اس کی ہمیں احتیاط کرنی ہے، وہ ہم اپنے طور پر کر رہے ہیں۔ ہمیں مزید محتاط رہنا ہے، leaders کو warnings مل رہی ہیں، اس سلسلے میں بھی ہمیں خیال کرنا چاہیے اور حکومت کو protection دینی چاہیے۔

تیسری بات political situation and election transparency کی ہے۔ بنیادی طور پر آئین کی یہی requirement ہے کہ عبوری حکومت overall ملک کی in-charge ہوتی ہے، سیاہ و سفید کی مالک ہوتی ہے۔ الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ الیکشن کرائے۔ آج جب ہمیں یہ شکایت ملتی ہے یا میڈیا والا شکایت کرتا ہے کہ اس کے پیچھے کوئی security agencies ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ الیکشن کمیشن کی کمزوری ہے، یہ عبوری حکومت کی کمزوری ہے اور یہ ہمارے میڈیا کی بھی کمزوری ہے کہ جنہیں اگر کوئی pressurize کرے اور وہ اپنے آئینی حقوق ادا نہ کریں۔ مجھے ماضی کا واقعہ یاد ہے کہ جہاں تک صحافت کا تعلق ہے تو میں نے اخبارات میں "نوائے وقت" وغیرہ کے خالی صفحات دیکھے، کہا گیا کہ اس پر censorship ہے لیکن پھر بھی جو دل کی بات ہوتی تھی وہ کرتے تھے۔ میری ایک مرتبہ مجید نظامی سے گفتگو ہوئی، انہوں نے بتایا کہ ضیاء الحق صاحب کا مارشل لا تھا، انہوں نے Editors کو بلایا اور پوچھا کہ کیسی situation ہے، لوگوں سے

سوالات وغیرہ کیے۔ مجید نظامی صاحب سے جب جنرل صاحب نے کہا کہ آپ نے کوئی سوال نہیں کیا، تو انہوں نے کہا کہ آپ میرے سوال کرنے سے کہیں برا نہ مان جائیں، تو جنرل صاحب نے کہا کہ آپ پوچھیں۔ مجید نظامی صاحب نے کہا کہ آپ ہماری کب جان چھوڑ رہے ہیں تاکہ ہم ملک کو آئین و قانون کے مطابق چلا سکیں۔ اس طرح کے جرأت مند لوگ تھے، یہ ملک سے وفاداری ہے، ہماری اپنی سیاسی جماعتوں کے ساتھ alignment ہے لیکن at the end of the day وہ صحافی ہوں، سیاستدان ہوں، business community کے لوگ ہوں، ایک پارٹی سے ہوں یا دوسری پارٹی سے ہوں، ہمیں اپنے ملک سے محبت ہے، ہم یہ چاہتے ہیں کہ آج جو ہم example set کر رہے ہیں، hostility میں یہ ہمارے بچوں اور ان کے بچوں کے لیے مشکلات پیدا نہ کرے۔ ہمیں یہ آزاد ملک ملا ہے، یہ اللہ کی نعمت ہے۔ اس پر احمد ندیم قاسمی نے بہت اچھا کہا کہ

بہت سا قرض معیشت کا ہے میرے سر پر
میں سر ہی کیوں نہ کٹا دوں کہ کچھ ادا ہو جائے

اگر ہم لوگ یہ کہیں کہ میری مجبوری ہے اور میں ملکی مفادات کو داؤ پر لگا دوں۔ میرے خیال میں ملک کی loyalty اس چیز کا تقاضا نہیں کرتی، ہم توقع کرتے ہیں کہ الیکشن کمیشن کے لوگ اپنی ڈیوٹی آئین اور قانون کے مطابق ادا کریں گے، ہم عبوری حکومت کے Prime Minister, Chief Ministers اور Ministers سے توقع کرتے ہیں، انہوں نے oath اٹھایا ہے کہ ہم ملک کے مفاد میں کام کریں گے، یہ ہمیں اپنی مجبوریاں نہ بتائیں۔

جناب چیئرمین! پنجاب میں ہماری پارٹی کے لوگ protest کرنا چاہتے تھے جو کہ ان کا جائز حق ہے۔ ہمارے دور میں لوگ پارلیمنٹ کے ایوانوں تک پہنچ گئے، دھرنے دیتے رہے، اس وقت چین کے President یہاں investment کرنے آ رہے تھے، وہ نہ آ سکے لیکن ہم نے صبر سے کام لیا، arrest وغیرہ نہیں کیا، کچھ نہیں ہوا اور پوری قوم نے دیکھا، انہیں کچھ حاصل نہیں ہوا۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لوگ اس لیڈر کا استقبال کرنا چاہتے تھے جو اپنے آپ کو قانون کے حوالے کرنے کے لیے آیا تو لوگوں پر زیادتی کی گئی، وہ بہت غلط اقدام تھا، اس کے ذمے دار چیف منسٹر پنجاب ہیں۔ I am sure کہ وہ اس کام میں trained نہیں ہیں، وہ ایک اچھے پروفیسر ہوں گے، اچھے lecturer ہوں گے لیکن یہ cup of tea ان کا نہیں ہے۔ State apparatus کو

manageکرنا اور جو administrative acumenہوتا ہے، اس کے لیے ایک differentقسم کی leadershipچاہیے ہوتی ہے، جہاں آپ میں جرأت بھی ہو، آئین کی پاسداری کا بھی خیال ہو۔ حسن عسکری صاحب نے ایک T.V. channelپر وگرام میں ہماری پارٹی کے خلاف زہر اگلا۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ financiallyتو بہت honestہوں گے لیکن intellectuallyبالکل honestنہیں ہیں کیونکہ intellectual honestyیہ demandکرتی ہے کہ آپ جہاں as an independent analystکسی پارٹی پر criticismکریں تو وہاں پر اس کے اچھے pointsبھی بتائیں۔ Unfortunatelyمختلف T.V. channelsپر جو لوگ بیٹھے ہوتے ہیں، وہ سیاہ یا سفید کرتے ہیں، کسی کو اوپر لے جانا ہے اور اسے صادق اور امین declareکرنا ہے یا کسی کو گڑھے یا گٹر میں ڈالنا ہے۔ خدا خوفی ہونی چاہیے۔ ہم فرشتے نہیں ہیں، کسی پارٹی میں فرشتے نہیں ہیں، غلطیاں ہوتی ہیں، ہم سے بھی کوتاہیاں ہوتی رہی ہیں اور ہوتی رہیں گی، ہم اپنی effortکرتے ہیں، ہم اپنی دیانتداری سے آگے چلتے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں collectivelyانصاف پسندی سے کام کرنا ہو گا، اگر ہم یہ کہتے ہیں کہ constitutional democracyہمارے لیے ضروری ہے۔ آئین کی پاسداری اور جمہوریت کی مضبوطی میں پاکستان کی بقا ہے تو پھر ہمیں دل سے کہنا چاہیے اور اس پر عمل بھی کرنا چاہیے۔ اگر کوئی opponent partyاچھا کام کرتی ہے تو ہمیں appreciateکرنا چاہیے، اسی floorپر میں نے کئی مرتبہ اچھی چیزوں کو appreciateکیا، لیکن جہاں جائز تنقید ہے وہ کرنی چاہیے اور وہ حکومت پر بھی کرنی چاہیے، ہم جیسے حکومت کے نمائندے بھی اٹھ کر اپنی پارٹی پر تنقید کر سکتے ہیں کہ یہ غلط ہوا ہے، اسے ٹھیک ہونا چاہیے، یہی جمہوریت کی خوبصورتی ہے۔ جن قوموں نے ترقی کی ہے انہوں نے سچی باتیں کی ہیں اور کڑوی باتوں کو سنا ہے۔ میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس وقت مشکل حالات ہیں۔ اب یہ economy destabilizeنہ ہوتی، اگر پاناما میں نہ ہوتا تو Stock Exchangeیہاں پر نہ ہوتی، آج reserves dwindleنہ کرتے اور آپ آج economic pressureمیں نہ ہوتے۔ ہمیں یہ چیزیں آگے چلانی چاہییں۔

میں یہ کبھی نہیں کہوں گا کہ کوئی بھی قانون سے بالاتر نہیں ہے، ایک ادنیٰ کارکن سے لے leaderتک کوئی قانون سے بالاتر نہیں ہے، اگر نواز شریف صاحب پر casesہیں تو انہوں نے

cases boldly face کیے ہیں، وہ تقریباً100پیشیوں میں پیش ہوئے ہیں، انہوں نے ہر عدالت کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے۔ ہاں، ان کے decision سے تحفظات تھے، وہ تحفظات ہو سکتے ہیں، اس کے آگے ایک legal course of action ہے، وہ اس کو follow کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جب باہر سے آجاؤں تو آپ verdict دیں تاکہ میں خود سنوں اور میں اپنے آپ کو offer کروں کہ آپ مجھے arrest کر لیں لیکن یہ نہیں ہوا، وہ پھر بھی واپس آئے۔ اب ایک legal process شروع ہے، وہ اپنی کوشش میں ہیں اور وہ confident ہیں کہ وہ سرخسرو ہوں گے تو یہ چلنا چاہیے۔ یہ آج بھی ہو رہا ہے، یہ ماضی میں بھی ہوتا رہا ہے، شاید یہ کل بھی ہو گا لیکن ہمیں بغلیں نہیں بجانی چاہییں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہمیں اپنے قانون اور جمہوری راستوں پر چلنا ہے۔

میں آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہماری سیاسی جماعتیں جو ہمارے ساتھ ہیں، وہ ہمارے دوست ہیں، ہماری سیاسی دشمنی، سیاسی مخالفت اور ذاتی دشمنی بالکل نہیں ہے۔ ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ خدا کے لیے اپنے لیے عجلت میں فوری طور پر کوئی results لینے کے لیے goal post کو نہ بدلیں، اصولوں پر سودے بازی نہ کریں، کسی بیساکھی کا سہارا نہ لیں۔ کسی بھی سیاسی جماعت کی کامیابی کا راز اس میں ہو گا کہ اس کی کارکردگی کیا تھی، اگر آپ کارکردگی کی بنیاد پر اوپر آئیں گے تو آپ کے اقتدار میں رہنے کی میعاد دیرپا ہو گی، اس سے ملک کو فائدہ ہو گا، continuity of policy ہو گی۔ ہم اگر by hook and crook کوشش کریں گے کہ ہم آگے آئیں تو میرے خیال میں یہ نہ پارٹی کے مفاد میں ہو گا، نہ سیاست کے مفاد میں ہو گا اور نہ جمہوریت کے مفاد میں ہو گا۔ ہم دعاگو ہیں کہ ہم اس مشکل وقت میں اکٹھے ہوں۔ چند دنوں کے بعد elections ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ elections fair ہوں، transparent ہوں اور ہم اس کے results ہر حالت میں قبول کریں گے۔

جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ جب 2013 کے elections ختم ہوئے تو ہم اس کے بعد خیبر پختونخوا میں حکومت بنا سکتے تھے لیکن اس وقت نواز شریف صاحب نے کہا کہ no, ہم تحریک انصاف کو یہ chance دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! آپ کو یہ پتا ہے اور بلوچستان آپ کا اپنا صوبہ ہے، ہم نے کہا کہ ہم بلوچستان میں اپنی پارٹی کو پیچھے رکھیں اور وہاں کے قوم پرست لوگ خود حکومت چلائیں

تاکہ وہاں پر بہتری آئے۔اس کے بعد ایک خبر چلی کہ کشمیر میں no confidence ہونا چاہیے اور Prime Minister پر pressure پڑ گیا اور نواز شریف صاحب کے الفاظ تھے کہ میں اکھاڑ پچھاڑ کی favour میں نہیں ہوں، اس حکومت کو چلنا چاہیے۔ سندھ میں Governor MQM کا تھا، اس پر بھی حکومت نے کہا کہ ,no کیونکہ ہم نے collectively آگے چلنا ہے تو ان کو چلنے دیں۔ ایسی بہت سی چیزیں ہیں، ہم جو کرتے رہے اور میرے خیال میں ماضی میں ایسا ہوتا رہا ہے، مستقبل میں بھی ایسا ہونا چاہیے، give and take کی بات ہے، صبر سے آگے چلنا چاہیے اور ہماری language مہذب ہو۔ ہم T.V channels پر ایک دوسرے کو چور، ڈاکو اور کیا کچھ نہیں کہتے اور social media پر بھی یہ ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ ہمارے اسلامی belief کے بھی خلاف ہے تو میں دعا کرتا ہوں کہ ہم آج جس وقت سے گزر رہے ہیں تو ہم احتیاط سے کام لیں۔ آپ کی بہت مہربانی۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ صاحب۔

Senator Mian Muhammad Ateeq Shaikh

سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ: جناب چیئرمین صاحب! آپ کا شکریہ۔ میں سب سے پہلے appreciate کروں گا کہ جس طرح قائد ایوان سینیٹر راجہ محمد ظفر الحق صاحب، باقی ہمارے بھائی سینیٹرز صاحبان اور بہنیں سینیٹرز نے آج کا اجلاس بلانے کی requisition دی۔ اس وقت پوری قوم کی نظر ایوان بالا کی طرف ہے اور آج یہ دن اور موقع ہے کہ ہم آج یہاں پر ایوان میں کھڑے ہو کر نہ صرف قوم بلکہ تمام اداروں کو یہ بتائیں کہ ملک میں کیا ہو رہا ہے اور اصل میں کیا ہونا چاہیے، نہ کہ ہم جو جنگ لڑیں، وہ کہیں اور ہو جو قطعی مناسب نہیں ہے۔ جناب! جیسے آج کی ضرورت سب سے پہلی یہ ہے کہ ملک کی جو law and order situation ہے، بالخصوص جو دھماکے ہوئے ہیں، مستونگ میں دھماکا ہوا، پشاور میں دھماکا ہوا اور آج بلوچستان میں پھر ایک دھماکا ہوا، اللہ کی مہربانی سے جو اتنا خطرناک نہیں تھا۔ ہماری آج جو سیاسی صورت حال ہے، آج وہ دن ہے کہ ہمیں یہ discuss کرنا چاہیے اور باآواز بلند حقائق سب کے سامنے لانے چاہییں کہ ہمارے سیاسی کارکنوں کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ میں ساتھ ساتھ یہ بھی کہوں گا کہ ہمارے ساتھی جو elections لڑنے جا رہے ہیں، اگر ان کے لیے کوئی مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں تو کیا وہ مشکلات واقعی ہیں، اگر ہیں تو وہ کس طرح کی ہیں۔

جناب! جیسے کہا گیا کہ اس وقت سب سے اولین ترجیح یہ ہے کہ ملک میں free and fair elections ہوں۔ میں ایک عام شہری کی حیثیت سے قطعی طور پر ایسا نہیں چاہوں گا کہ 2013 کے elections ختم ہوئے اور جو بیانات آئے، ایک بار پھر دوبارہ آج سے پانچ روز بعد شام کو اسی طرح کی کوئی صورت حال پیدا ہو۔ اگلے دن کوئی دھرنے اور containers ہوں اور اسی طرح کی صورت حال سامنے آئے، میں نہیں سمجھتا کہ ملک قطعی طور پر اس طرح کی صورت حال کا متحمل ہے۔ ہم معاشی طور پر پہلے ہی وہاں پر جا چکے ہیں کہ شاید واپسی مشکل ہے، اگر اور آگے گئے تو پھر قوم کے ساتھ کیا ہو گا، وہ اللہ ہی جانتا ہے۔

جناب! جیسے ہمارا last session ہوا، اس میں کہا گیا کہ Interior کی Committee law and order situation کا جائزہ لے اور اس پر کل ایک سیر حاصل بحث ہوئی۔ اس میں پورا موقع دیا گیا کہ اس میں ہر طرح کی بات کو raise کیا جائے۔ وہاں پر DG ISPR جنرل آصف غفور صاحب بھی تشریف لائے جنہوں نے GHQ کی نمائندگی کی اور انہوں نے وہاں پر اپنا پورا security plan دیا اور وہ وہاں پر چار سے پانچ گھنٹے رہے اور ان سے جو سولات کیے گئے تو انہوں نے ان کے جوابات دیے۔ کل جنرل باجوہ صاحب نے Election Cell کی visit کی اور ایک بیان دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کافی حد تک وضاحت کر رہا ہے لیکن پھر بھی جو خدشات ہیں، ان کو ضرور اور زیادہ clear ہونا چاہیے اور وہ بیان یہ ہے کہ افواج پاکستان کا کام صرف اور صرف security مہیا کرنی ہے اور وہ Election Commission کے ہر طرح کے حکم کے تابع ہیں۔ جیسے ابھی پہلے کہا گیا کہ ملک میں general elections کرانا صرف اور صرف Election Commission کی ذمہ داری ہے۔ Election Commission خود مختار ہے اور بالخصوص ہمارے ایوانوں نے جو اٹھارھویں ترمیم کی، اس کے بعد وہ بہت خود مختار ہیں۔ اسی ترمیم کے تحت Caretaker Government بنائی گئی، وہ شاید ہم نے ہی بنائی ہے۔ میں امید کروں گا کہ جیسے پہلے 2013 میں C.M پنجاب کے حوالے سے جو باتیں کی گئیں، اب تو ابھی سے کی جا رہی ہیں، پھر یہ ایسا نہ ہو کہ elections والے دن کے بعد C.M پنجاب کو متنازعہ بنایا جائے۔ یہ بہتر ہو گا کہ ابھی سے اس کا کوئی حال نکالیں، اگر کسی طرف سے کوئی خدشات ہیں، کوئی شواہد ہیں، کوئی تکالیف ہیں۔ ہاں میں اس میں یہ بات بھی کروں گا کہ میں نے کل کی meeting میں ایک سوال کیا

کہ 1100 کے قریب حال ہی میں FIRs کاٹی گئی ہیں اور یہ بڑی شرمناک بات ہے کہ راجہ صاحب جیسی شخصیت کا نام اس FIR میں ہو یا اس میں ہمارے محترم سابق Prime Minister صاحب کا نام ہو، وہ مناسب نہیں ہے۔ اس کے جواب میں IG صاحب نے ایک بہت اچھا جواب دیا، میں اس جواب کو اچھا ہی کہہ سکتا ہوں اور کیا کہہ سکتا ہوں۔ میرا سوال تھا کہ کیا یہ سب لوگ دہشت گرد ہیں اور دہشت گردی میں ملوث ہیں؟ تو انہوں نے کہا جی نہیں۔ تو آپ نے کیوں FIRs کاٹیں۔ انہوں نے کہا کہ Election Rules اور جو قواعد وضوابط ہیں ان کی خلاف ورزی کی گئی ہے تو اس پر چیئرمین کمیٹی نے اسی وقت یہ ہدایات دیں اور instructions pass on کیں کہ ان کو جلد از جلد رہا کیا جائے تاکہ وہ الیکشن میں حصہ لے سکیں۔

اب جناب جو ایک اور چیز اس وقت چل رہی ہے، ہمیں قطعی طور پر اس بات کو نہیں بھولنا چاہیے کہ پاکستان اور پاکستانی قوم کے دشمن پاکستان سے باہر بھی ہیں اور پاکستان کے اندر بھی سرگرم عمل ہیں۔ ان ہی کے لیے میں کہوں گا کہ میں نے کل ایک سوال اٹھایا جس پر آج دوبارہ اسی کمیٹی کی ایک تفصیلی میٹنگ ہوئی۔ اس میں وہ بات سامنے لائی گئی کہ social media پر بہت سے لوگ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت سرگرم عمل ہیں۔ میرا الیکشن کمیشن سے یہ سوال تھا کہ کیا آپ نے کسی کو قبر کا نشان بھی دیا ہے؟ وہ بہت حیران ہوئے کہ ہمارے شیڈول یا چارٹ میں تو وہ نشان ہی نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ یہ social media کی تصویر ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ ہم نے بالکل یہ نہیں دیا۔ پھر کمیٹی نے FIA کو بلا کر واضح طور پر یہ ہدایت دی اور ان سے پوچھا گیا تو ان کے Cyber Crime Wing نے کہا کہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور دو دن سے یہ viral ہوا ہے۔

میں social media کی ایک اور چیز سامنے لے کر آیا اور میری آپ سے بھی گزارش ہوگی کہ ہم لمبے لمبے programmes کو چھوڑیں، آپ جو short terms instructions pass کر سکتے ہیں، ruling دے سکتے ہیں، جس طرح سے بھی ہو جناب، جس طرح سے social media کو ہمارے اس الیکشن کو sabotage کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، جس طرح سے لوگوں کی اور ہمارے leaders کی عزتیں داؤ پر لگی ہوئی ہیں، ہمارے جو لوگ میدان میں آ رہے ہیں ان کی، apart from that اس کا تعلق کسی بھی جماعت سے ہو وہ قطعی طور پر مناسب نہیں ہے۔ ہماری قوم اس کی متحمل نہیں ہے۔ دنیا کے سامنے ہم تماشا بن رہے ہیں تو اس

لیے اس بارے میں ضرور سوچا جائے۔ آج چند جانوروں پر ہمارے leaders کا نام لکھ کر انہیں سامنے لایا گیا جسے بہت زیادہ tweet بھی کیا گیا اور اس کی video viral ہوئی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ ہم نے meeting میں بھی کہا اور میں on floor of the House بھی یہ کہوں گا کہ اس طرح کی video کو فی الفور ہٹایا جائے۔ ہمارے پاس facility, system and technology ہے اگر نہیں ہے تو implementation of rules and laws نہیں ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ اس طرح کی چیزوں کو روکا جائے۔ اس کے بعد ہم پر امید ہیں اور میں جنرل صاحب کی اس بات سے fully agree کرتا ہوں کہ آنے والا الیکشن اللہ کی مہربانی سے fair and free ہو گا اور اس میں سب سرگرم عمل ہیں اور جو results آئیں ہم سب کو چاہیے کہ ہم انہیں من و عن تسلیم کریں۔ سب نے کبھی نہیں جیتنا۔ جو جماعت جیتے گی، جسے عوام سامنے لے کر آئے وہ ضرور اپنی حکومت بنائے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی صاحب۔

Senator Dr. Asif Saeed Kirmani

سینیٹر ڈاکٹر آصف سعید کرمانی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! آج کے اجلاس میں two points agenda ہے، ایک law and order اور دوسرا political situation. میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ملک میں نہ تو law ہے اور نہ ہی order ہے۔ میں political situation پر بات کروں گا۔ Law and order کی یہ situation ہے کہ 31 مئی، 2018 کے بعد سے اور خصوصاً جب سے یہ نگران صاحبان تشریف لائے ہیں اس کے بعد آپ دیکھیں خواہ وہ خیبر پختونخواہو، خواہ بلوچستان ہو یا دیگر صوبے ہوں، وہاں دہشت گردی کی ایک نئی لہر اٹھی ہے۔ اس ملک میں agencies موجود ہیں، یہ ان کے ذرائع ہیں۔ ان دھماکوں میں قیمتی جانوں کا نقصان ہوا، قیمتی لوگ شہید ہوئے اور آج ہم جو الیکشن کی بات کرنے جا رہے ہیں تو یہ الیکشن خوف و ہراس اور fear کے اندر ہو رہے ہیں۔ کوئی بھی امیدوار جب اپنے گھر سے باہر نکلتا ہے تو اسے کوئی بھی گارنٹی نہیں سوائے اللہ کی ذات کے کہ وہ خیر خیریت سے گھر واپس آئے گا اور اس بارے میں جو نگران ہیں وہ خاموش ہیں۔ میں نے اس دن بھی کہا تھا کہ میں تو ان کے

مبارک چہروں سے اتنا واقف بھی نہیں ہوں۔ ان کی کیا CVs or professional expertise ہیں، کم از کم ہمیں وہ تو بتایا جائے۔

یہاں میرے بھائی نے بات کی کہ میں بھی ذاتی طور پر سمجھتا ہوں کہ آخر کیوں ہمارے ملک میں ان نگرانوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ آج تک پاکستان کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں کہ نگرانوں نے کون سا کوئی اچھا کام کیا ہے۔However, having said that پھر بالخصوص میں آج بات کرنا چاہوں گا کیونکہ میرا دل بہت دکھ اور غم میں ہے کہ ہمارے ہزاروں کارکنان کو الیکشن کے نزدیک گرفتار کیا گیا اور پنجاب میں ایک ایسے Chief Minister صاحب موجود ہیں جو بہت اچھے پروفیسر ہو سکتے ہیں، وہ black board پر two plus two, four کر دیں گے، وہ بہت اچھا lecture دے دیں گے لیکن سیاست ان کے بس کا روگ نہیں ہے۔ ان کی جو affiliations and views ہیں وہ ساری دنیا جانتی ہے اور پھر وہ عمر کے اس حصے میں ہیں، ہم نے بھی عمر کے اس حصے میں جانا ہے، جب انسان کے جسم کے اعضاء اس کا ساتھ چھوڑ جائیں، یعنی Chief Minister of Punjab, with all regard نہ انہیں کچھ دکھائی دیتا ہے، نہ سجھائی دیتا ہے اور نہ سنائی دیتا ہے اور ان حالات میں انہوں نے جو بدترین crackdown کیا اور لاہور کو ایک شاہی قلعے میں تبدیل کیا، آج بھی ہمارے کارکنان عدالتوں میں دھکے کھا رہے ہیں۔ ان کا کیا جرم تھا کہ وہ اپنے لیڈر کے استقبال کے لیے جانا چاہ رہے تھے، کیا یہ جرم ہے؟ پرامن ریلی تھی اور اس طرح انہیں بے دردی کے ساتھ چادر اور چار دیواری کا تحفظ کیے بغیر گھروں سے اٹھایا گیا۔

میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ NAB سویا ہوا تھا۔ الیکشن سے پہلے NAB بھی اٹھ کھڑا ہوا ہے اور پھر why one party? کیا دوسری جماعتوں کے لوگ دودھ کے نہائے ہوئے ہیں کہ آپ ایک پارٹی کو target کرتے ہیں۔ مجھے کہنے دیں کہ نگران حکومت ایک biased حکومت ہے، یہ لوگ جانبداری کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ آپ لوگوں کے گھروں میں گھس کر انہیں اٹھاتے ہیں اور ان کے خلاف دہشت گردی کے پرچے دیتے ہیں اور کوئی شنوائی نہیں ہے۔ یہ کیا law and order ہے، دھماکے ہو رہے ہیں، لوگوں کی قیمتی جانیں ضائع ہو رہی ہیں، کارکنان کو ہراساں کیا جا رہا ہے اور اگر کسی امیدوار کو NAB پکڑ رہی ہے، اسے الیکشن نہیں لڑنے دیا جا رہا۔ ہمارے ہاتھ پاؤں باندھ کر، ہماری آنکھوں پر پٹی باندھ کر میدان میں اتار دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسے میں pre-poll

rigging already شروع ہوئی ہے اور اس میں نگران حکومت برابر کی حصہ دار ہے۔ یہ وقت آئے گا الیکشن کے بعد اور اللہ کرے کہ الیکشن free and fair ہوں، مجھے fair and free elections ہوتے ہوئے نظر نہیں آ رہے۔ مجھے تو یہ fraud elections لگ رہے ہیں۔ جس طرح conduct کیا جا رہا ہے۔ نگران حکومت کا کام ہے کہ facilitate the Election Commission of Pakistan. ہمیں کوئی facilitation کا نہیں معلوم، کوئی confidence میں نہیں لیا جا رہا، ان کے کیا plans ہیں، یہ خود ہی بیٹھ کر فیصلے کر رہے ہیں جو عوام پر تھوپے جا رہے ہیں۔ پاکستان ووٹ کی طاقت پر بنا تھا اور پاکستان ان لوگوں نے بنایا تھا جنہوں نے قائداعظم کی قیادت میں All India Muslim League کو ووٹ دیا تھا۔ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ: "Money is lost, nothing is lost. Health is lost, something is lost. Integrity, credibility is lost, everything is lost". The Caretaker Government has lost its integrity and credibility. اب اس کا کیا حل ہے۔ ہم نے درخواست کی، آپ نے قبول فرمائی۔

جناب چیئرمین! ان حالات میں جو سینیٹ، ایوان بالا ہے اس کی ذمہ داری اور آپ کی ذمہ داری as the custodian of this House بہت بڑھ جاتی ہے اور آپ کا بھی اس میں بہت کردار ہے۔ جناب چیئرمین! یہ تاریخ میں لکھا جائے گا کہ جب اس ملک میں الیکشن ہو رہے تھے، جب ایک پارٹی کو نشانہ بنایا جا رہا تھا اور ایک دوسری پارٹی کے لیے میدان کھلا چھوڑا جا رہا تھا تو اس وقت ایک Upper House سیشن میں تھا اور انہوں نے کیا کیا؟ نمبر 1۔ دوسرا جناب! میں یہاں یہ بھی کہتا ہوں کہ بھئی دوسری جماعت کے بھی لوگ ہیں جو NAB کو مطلوب ہیں، ان کو کیوں نہیں پکڑا گیا؟ ان کی تاریخیں الیکشن کے بعد کی دے دی گئی ہیں۔ تو پھر آپ کو اتنی کیا جلدی پڑی ہے، ہمارے امیدواروں کو بھی الیکشن کے بعد بلا لو، اس بارے میں جناب عالی! ہماری کوئی دادرسی نہیں کی جا رہی اور مجھے تو جناب یہ خطرہ لگ رہا ہے کہ جیسے وہ Joseph Stalin نے کہا تھا اور اس کے بعد میں اپنی گفتگو کو سمیٹوں گا۔ Joseph Stalin نے کہا تھا

it is enough that the people know there was an election. The people who cast the votes decide nothing. The people who count the votes decide everything.

یہ وہ الیکشن ہونے جارہے ہیں، عوام ووٹ ڈالے گی پتہ نہیں وہ countہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ جس نے countکرنا ہے اس نے کس کا ووٹ countکرنا ہے جناب چیئر مین! یہ ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے، میں آج دوبارہ اس respected, prestigious floorپر کھڑے ہو کر یہ کہنا چاہوں گا کہ جیسے اس نگران حکومت کی کوئی credibility نہیں، اسی طرح اب تک ان الیکشن کی کوئی credibilityنہیں ہے۔

Zero credibility of the Caretaker Government, zero credibility of coming elections.

جناب! ایک تماشا بنادیا گیا ہے، ایک three times elected Prime Minister چلو جی ٹھیک ہے چھوڑو میں کہتا ہوں کہ وہ ایک عام شہری ہے۔ ہم اس کا کوئی benefitلیتے یا ہمیں کوئی چیز نہیں چاہیے، انہوں نے دیا بھی کیا ہے؟ جس طرح دہشت گردوں کو رکھا جاتا ہے اس سے بدترین حالات میں ایک three times elected Prime Ministerکو رکھا گیا ہے میں خود اپنی آنکھوں سے دیکھ کر آیا ہوں جناب۔ اور ان کو آپس میں نہیں ملنے دیا جارہا۔ بھئی جب آپ اندر کسی قیدی کو لے کر جاتے ہیں تو آپ ان کی تلاشی لیتے ہیں، ملاقاتیوں کی تلاشی لیتے ہیں۔ کاغذ پینسل تک انہیں نہیں مہیا کیا گیا اور جس طرح کا وہاں پر خوف وہراس کا ماحول ہے، مجھے تو سمجھ نہیں آرہی کہ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ قائداعظم کی میں نے بات کی جناب کہ انہوں نے ووٹ کی طاقت پر یہ ملک بنایا تھا۔ آج اسی ووٹ کی عزت کی نواز شریف بات کر رہا ہے جناب اور یہاں کچھ لوگ ہیں، یہاں ایک lobbyہے جو اس ملک میں genuine democracyکی بجائے controlled democracy چاہتی ہے۔ لیکن جناب چیئر مین! میں اپنی پارٹی کی طرف سے، میں اپنی طرف سے، چاہے مجھے اکیلا کھڑا ہونا پڑے، میں ان قوتوں کو، ان partiesکو یہ پیغام دینا چاہتا ہوں کہ جب تک ہمارے سانس میں سانس ہے، ہم اس ملک میں genuine democracyکے لیے اپنی جان بھی دیں گے لیکن اس ملک میں ہم controlled democracyبالکل نہیں آنے دیں گے۔ جناب چیئر مین! اگر کسی مائی کے لعل نے ان الیکشنز کو چرانے کی کوشش کی تو میں آج خبردار کر رہا ہوں جناب چیئر مین! کہ لوگ پھر، میں دھمکی نہیں دے رہا، میں آپ کو ایک political workerکے طور پر اپنے خدشات کا اظہار کر رہا ہوں کہ اگر اس ملک میں کچھ لوگوں کو لانے کے لیے جو پلان کیا جارہا ہے،

زبردستی ان کو شیروانیاں پہنانے کا پلان بنا ہوا ہے اگر یہ دھاندلی والے الیکشن ہوئے، میں نے تو پہلے کہا ہے کہ یہ ہم fraud elections کی طرف جا رہے ہیں۔ آخری بات جناب! تو پھر عوام کے غیض وغضب سے ان نگرانوں کو اور ان لوگوں کو جو اس ملک میں shame democracy اور controlled democracy لانا چاہتے ہیں ان کو کہیں پناہ نہیں ملے گی۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

Mr. Chairman: Thank you. Senator Ayesha Raza Farooq.

Senator Ayesha Raza Farooq

Senator Ayesha Raza Farooq: Thank you Mr. Chairman.

جناب چیئرمین! آج سینیٹ جو کہ ہمارا House of the Federation ہے۔ اس کا جو آج سیشن convene کیا گیا ہے to discuss the prevailing law and order and political situation in the country. I think has been done in a very timely manner. آج ہی ایک پھر انہونا واقعہ، ایک دہشت گردی کا واقعہ چمن میں ہوا ہے and this follows three very very deadly, horrific attacks بنوں کا، مستونگ کا اور اس کے علاوہ پشاور کا۔ تو جناب چیئرمین! یقیناً سینیٹ جس نے پاکستان میں، پاکستان کی politics میں traditionally ایک instrumental role play کیا ہے to echo the sentiments of the citizens of this country and to highlight what issues are prevailing out there. It is the جناب چیئرمین! آج بھی وہ موقع ہے۔ watershed moment. Elections for any country are a very very important turning point and specially in Pakistan. پانچ سال بعد ہم دوبارہ وہاں آ کھڑے ہوئے ہیں جہاں پر ایک civilian Government ایک اور civilian Government کو ان شاءاللہ very soon is going to transfer Governance and we haven't seen too many of such incidents in our country. اور اس process کو not just the

election day لیکن الیکشن کے run up کو بھی ایک صاف اور شفاف طریقے سے conduct کرنے کے لیے ہی پاکستان میں I think may be one of the only countries in the world today وہاں پر ایک Caretaker Government ہمارے Constitution کے تحت بنائی جاتی ہے اور جناب چیئرمین!
without going into what my personal views are about a Caretaker set up whether its complete reshuffling of bureaucracy that is the wastage of energy cost of resources, keeping it aside Mr. Chairman, the sole objective of a caretaker set up is to ensure free and fair elections. So, Mr. Chairman, in a country like Pakistan
جہاں پر ہر election کو کسی نہ کسی وجہ سے متنازع بنادیا جاتا ہے۔ وہاں پر
there is a dire need today to ensure that these elections are not just conducted in a free and fair manner but it must also be seen to be conducted, to be held in a free and fair manner where a level field be given to all political parties and their candidates
جہاں پر لوگوں کے لیے ایک enabling environment ہو جہاں پر وہ freely جائیں اور independently اپنی رائے کا through the power of the vote اظہار کر سکیں۔
Which is a huge power that people in our country have and they must be allowed to exercise it freely.
جناب چیئرمین! میں اب آپ سے یہ سوال کرتی ہوں۔
I question you Mr. Chairman. I would like to ask our Caretaker Government, I would like to ask the Election Commission of Pakistan how confident are you that this election will be held in a free and fair manner.
جناب چیئرمین! کیا ہم confident ہیں؟

Is the ECP doing enough to lay the concerns, I lay the concerns of the people all around Mr. Chairman. I ask you Mr. Chairman. Why are such questions being raised today?

اور یہ سوال میں نہیں اٹھا رہی، بین الاقوامی دنیا یہ سوالات اٹھا رہی ہے، یہ سوال ہمارے civil society organizations اٹھا رہے ہیں، PML(N) نہیں بلکہ اور political parties یہ سوال اٹھا رہی ہیں۔ ہمارے journalists حضرات، میری بہنیں یہ سوالات اٹھا رہی ہیں۔ So, here I would like to take you back to July 13th Mr. Chairman, جب میاں نواز شریف جو تین مرتبہ وزیر اعظم رہے اور ان کی بیٹی مریم نواز شریف ملک واپس آ رہی تھیں to get arrested and they knew very well what they were coming back to, there was no call of agitation here ان کے استقبال کے لیے ورکرز اپنے گھروں سے نکل رہے تھے اور آپ کو بھی معلوم ہو گا

that Lahore was actually turned into a war zone. Entry points were sealed and major roads were blocked, our workers were arrested, our political leaders were house arrested and media was under heavy censorship not to report anything that day. Why all this was made so controversial, why people with pure love for their leaders could not come out for political support. I am not going in the case or judgement here because our party has followed the legal way in citing this case.

جناب چیئرمین! I would certainly like to point out کہ اس judgement پر کیا تبصرے ہو رہے ہیں۔ ہمارے ملک کے بہت سے مایہ ناز قانونی ماہرین اور تجزیہ نگار اس judgement کے بارے میں کہہ رہے ہیں کہ it has not even fulfilled the basic requirements and tests. یہ judgement ایک قانونی test کو بھی پاس نہیں کر رہی ہے۔

They are calling it a weak judgment over here. Mr. Chairman, I would again like to draw your attention to the incident that followed Mian Nawaz Sharif Sahib and Maryam Nawaz Sharif's arrest and it was said that their trial will be held in jail, why Mr. Chairman? Why did that controversy arise at all? Were they terrorists? Did we forget the fundamental rights envisioned in our Constitution? Have we forgotten what our law says? Which sort of people are needed to be trialed in jail? I am not going to answer this question. I hope our Law Minister will shed some light on this later on.

جناب چیئرمین! یہ وہ واقعات ہیں جن کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہو رہی ہیں کیوں کہ مجھے اب اندیشہ ہو رہا ہے کہ یہ سب ایک چال کے ذریعے ہو رہا ہے

where a level playing field is not being accorded to all parties that are contesting the elections out there. Let's also look at what the international observers are saying, what the Washington Post has said most recently and what the Human Rights Commission of Pakistan is saying, and also the voices are being raised in the American Congress that this election is not transparent, it lacks credibility, the process is flawed, and it is prejudiced in supporting a certain party over all others. The organization that is responsible to keep this election fair and transparent is the Election Commission of Pakistan and they must do all that is needed and required to ensure that these elections are held in free and transparent manner. In doing so, they can task our institutions whatever responsibility the Constitution allows them to do and here I ask our ECP that why are they making a much esteemed institution of our country

controversial. Our Army which is very thinly spread in defending not just our international borders but they are also fighting terrorists within our country.

Mr. Chairman, ECP is unnecessarily dragging our institutions into an unnecessary controversy over here by giving them powers which traditionally they did not had. Our Army can be called to provide a safe and secure environment enabling our voters on the election day.

لیکن اس کی ضرورت کیوں پڑ گئی ہے کہ الیکشن کے نتائج کی ترسیل کے لیے آرمی کو involve کیا جائے، ہماری esteemed Army کو drag کیا جائے کہ وہ polling stations کے اندر آکر کھڑے ہوں،اور ان کو magisterial power دیا جائے، it has traditionally not been done and I do think it is a very bad decision of the ECP کہ ہماری فوج کے جوانوں، جنہوں نے اس ملک کے دفاع کے لئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا،اور وہ پہلے ہی ہمیں ایک محفوظ ماحول فراہم کرنے کے لیے بہت مشکل کام کر رہے ہیں۔

When the ECP does this, it makes things controversial and the people are going to question whether the environment is free and fair or not, or whether the election day is going to result in a fair and transparent election on that particular day or not. The ECP very rightly took cognizance and notice where abusive and uncivilized language is used, I failed to understand that why the ECP conveniently ignores on the other hand. The social media is reporting day in and day out that the banners of a particular political party are torn out to make room for another favourite party's election banners.

جہاں پر آپ کی main cities کی شاہراہوں پر صرف ایک political party کو جلسہ کرنے کی اجازت ملتی ہے اور باقیوں کو اجازت نہیں دی جاتی، جہاں پر ہماری پارٹی کے امیدواران کو

coerceاور force کر کے کہا جاتا ہے کہ وہ PML(N) کی ٹکٹ سے الیکشن نہ لڑیں یا وہ کسی دوسری پارٹی کی حمایت کے لیے independently لڑیں، جہاں ہمارے supporters and voters کو coerce and harass کیا جارہا ہے تو ہم کس شفافیت کی بات کرتے ہیں۔ Does this not make the entire process questionable? Mr. Chairman, this is a question; I am asking you, the ECP and our Caretaker Government. پھر جب الیکشن کو engineered کہا جاتا ہے، pre poll rigging کے نعرے لگائے جاتے ہیں اور الیکشن نہیں selection کہا جاتا ہے، تو کیا ہماری نگران حکومت پر یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی that they should immediately take cognizance of what is happening and if all that is being said is correct or not correct. کیا ECP پر یہ ذمہ داری عائد نہیں ہوتی کہ وہ اس چیز پر غور کریں اور ایک ہنگامی اجلاس بلا کر اس کو دیکھیں کہ جو چیزیں نہ صرف ایک political party بلکہ ایک یا دو favourite parties کو چھوڑ کر تمام major parties کی طرف سے اٹھائی جارہی ہیں، International Media, International Observers Groups اور Human Rights Commission of Pakistan اٹھا رہے ہیں۔ Dawn کے حمید ہارون نے اپنے BBC کے interview میں جو بات کہی ہے، how can we ignore that.

Mr. Chairman, I think if everyone else chooses to ignore all these allegations until proven and it is for the ECP and Caretaker Government to prove all this. I do think that historically, in the last five years the Senate of Pakistan has fulfilled its role by raising these concerns of the citizens of Pakistan and the concerns of very important political issues of the country and it must continue to do so until this election is over.

ہمیں سینیٹ کے سیشن کو اس تسلسل سے جاری رکھنا چاہیے تا کہ ہم اس ایوان میں تمام Federating Units کے مسائل اور

concerns about this election, pre-election and the election day must be presented in this House if not anywhere else. Thank you.

جناب چیئرمین: شکریہ! وزیر صاحب! اگر آپ اجازت دیں تو جنہوں نے motion moveکیا ہے پہلے ان کو سن لیں۔ سینیٹر پرویز رشید صاحب۔

Senator Pervaiz Rasheed

سینیٹر پرویز رشید: شکریہ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں Leader of the Houseاور ان تمام اراکین کا شکر گزار ہوں، جنہوں نے پاکستان کی تاریخ کے اس اہم موڑ پر، جب ضروری تھا کہ منتخب ایوان صورت حال کو اپنی نگاہ میں رکھے اور اس ایوان کے ذریعے پیش آنے والے حالات اور واقعات پر اپنا نقطہ نظر پیش کر کے انہیں درست راستے پر چلنے میں مددگار ثابت ہوں۔ میں آپ کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے ہماری اس درخواست کو منظور کیا اور ہمیں یہ موقع فراہم کیا کہ آج ہم اس ایوان کے ذریعے اپنی بات کو کہنے کے قابل ہوئے۔

جناب چیئرمین! پاکستان میں انتخابات کی تاریخ سبق آموز بھی ہے اور اس سے سبق سیکھنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی ہے۔ پہلے تو ہم انتخاب کی اہمیت کو تسلیم ہی نہیں کرتے تھے اور پاکستان کے عوام کو 1970 تک حق رائے دہی سے محروم رکھا گیا۔ چالیس ہزار افراد کو یہ حق دے دیا گیا کہ وہ میری نمائندگی کریں۔ تقریباً اس زمانے کی آبادی کو اور جنہیں نمائندگی کا یہ حق دیا گیا اگر تقسیم کیا جائے تو 10 ہزار افراد کا حق ایک شخص کے پاس تھا کہ وہ ان 10 ہزار افراد کا ووٹ استعمال کر سکتا تھا۔ 40 ہزار votersمشرقی پاکستان کے اور 40 ہزار votersمغربی پاکستان کے تھے لیکن ان 80 ہزار ووٹروں کو یہ حق دینے کے بعد بھی یہ ہمت اور جرأت نہیں تھی کہ election fairکرا دیا جائے۔ جب مادر ملت جو قائداعظم کی ہمشیرہ تھی اور پاکستان کے قیام میں جن کی قربانی تھی۔ جنہیں پاکستانی قوم اپنی والدہ محترمہ کی طرح عزت بھی کرتی تھی اور انہیں ماں کے نام سے پکارتی بھی تھی۔ جب وہ انتخاب کے میدان میں اترتی ہے تو ان کو بھی free and fairانتخاب کا حق نہیں دیا جاتا۔ اس انتخاب کو بھی چوری کر لیا جاتا ہے۔ پہلی مرتبہ 1970 میں one man one voteکا حق پاکستان کے لوگوں نے اپنی قوت سے منوایا۔ کسی dictatorنے، کسی مارشل لا ایڈمنسٹریٹر نے کسی orderکے تحت یہ حق نہیں دیا تھا۔ یہ 1967 میں پاکستان کے نوجوان طالب علموں کی تحریک تھی جس کے نتیجے میں اس حق کو

تسلیم کیا گیا۔ اس انتخاب کو بھی اور اس کے نتائج کو بھی تسلیم نہیں کیا گیا۔ دو انتخابات ایک مادر ملت کے انتخاب اور دوسرے 1970 کے انتخاب کا میں نے ذکر کیا۔ اس کے بعد جتنے بھی انتخابات ہوئے تو کوئی بھی انتخاب ایسا نہیں ہوا جس کے بارے میں شکوک و شبہات نے جنم نہ لیا ہو۔ 2013 کا انتخاب جو قدرے اس لحاظ سے منصفانہ انتخاب سمجھا جا رہا تھا کہ انتخاب کے دوران کسی نے اس کی طرف انگلی نہیں اٹھائی۔ پھر کسی نے polling day پر بھی اس انتخاب کی طرف انگلی نہیں اٹھائی۔ بعد میں جو کچھ ہوا اور انتخابی دھاندلی کا نام لے کر جو سیاست کی گئی آج وہ سیاست بے نقاب ہو چکی ہے۔ آخری petition جن حلقوں کے بارے میں کی گئی تھی وہ خواجہ سعد رفیق صاحب کا حلقہ تھا اور سپریم کورٹ آپ پاکستان نے اب طے کیا ہے کہ خواجہ سعد رفیق صاحب کے حلقے میں بھی کسی قسم کی کوئی دھاندلی کا ارتکاب نہیں ہوا تھا۔

جناب چیئرمین! اب 2018 کے انتخاب کا مرحلہ درپیش ہے۔ 2018 کے انتخابات کو پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف سے جس طرح بیان کیا جا رہا ہے اس کو نظر انداز کر دیجیے۔ اس لیے نظر انداز کر دیجیے کہ ہم ایک سیاسی جماعت ہیں اور ایک سیاسی جماعت کے ناتے جب ہم ایسی شکایات بیان کریں گے جن کے نفع و نقصان کا تعلق بھی میری جماعت سے ہو گا تو ان کو شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے کہ میں اپنے مفاد میں اور اپنی سیاسی جماعت کے مفاد میں یہ باتیں کر رہا ہوں۔ لیکن جناب چیئرمین! "New York Times" پاکستان مسلم لیگ (ن) کا اخبار نہیں ہے۔ "The Wall Street Journal" بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کا اخبار نہیں ہے۔ "The Economist" بھی پاکستان مسلم لیگ (ن) کی ترجمانی نہیں کرتا۔ "Voice of America, Voice of Germany and BBC" ان تمام نشریاتی اداروں کا پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے لیکن ہمارے انتخابات کے بارے میں ان اداروں نے جو کچھ لکھا ہے اس کے بعد پاکستان مسلم لیگ (ن) کی شکایات انتہائی بے ضرر اور معمولی نظر آتی ہیں۔ جس انتخابی عمل کی تصویر کشی ان بین الاقوامی اداروں نے کی ہے اور جو تقاریر میرے دوست اور میرے ساتھی اس انتخاب کے بارے میں کر رہے ہیں جناب چیئرمین! اگر آپ ان دونوں کو ملاحضہ فرمائیں تو لگتا ہے کہ میرے ساتھیوں کے منہ میں زبان ہی نہیں ہے۔ میں اپنے آپ کو ان میں شامل کر کے کہتا ہوں۔ اس لیے

نہیں کہ ہمارے منہ میں زبان نہیں ہے۔ جناب چیئرمین! ہمارے منہ میں زبان ہے لیکن احتیاط کے تقاضے ہیں۔ ہم احتیاط سے کام لے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے انتخاب میں جو مداخلت کرنی تھی وہ کر لی ہے۔ آپ انتخاب کو جو رنگ اور شکل دینا چاہتے تھے وہ آپ نے دے دیا ہے۔ آپ نے اپنی قوت بازو سے جماعتوں کو توڑنا اور جوڑنا تھا، چھوٹا اور بڑا کرنا تھا وہ بھی آپ نے کر دیا۔ کسی کے بارے میں میڈیا ٹرائل کرنا تھا وہ بھی آپ نے کر لیا۔ جناب چیئرمین! کسی شخص کو گناہ گار کہلوانے کے لیے دو سال بہت ہوتے ہیں۔ بڑے سے بڑے نیکوکار لوگوں کو بھی دو سال تک گناہ گار کہا جائے تو دنیا اس کو گناہ گار سمجھنا شروع کر دیتی ہے۔ یہ تو ہم ڈھیٹ قسم کے لوگ ہیں کہ سارے الزام بھی لگتے ہیں لیکن پھر بھی دنیا میں گناہ گار نہیں مانتے۔ یا تو الزام لگانے والوں کو الزام لگانا نہیں آتا یا دنیا الزام لگانے والوں کو پچھلے 70 سالوں میں اتنا زیادہ جان اور پہچان گئی ہے کہ اب وہ جو بھی کہیں اس پر یقین نہیں کیا جاتا۔ یہ اچھی صورت حال نہیں ہے کہ آپ جو بھی کہیں اور آپ کی بات پر کوئی یقین نہ کرے۔ یہ کوئی پسندیدہ صورت حال نہیں ہے۔ اس پر نہ میرا اور نہ میرے ساتھیوں کا دل خوش ہوتا ہے۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ ایسی باتیں نہ کریں کہ آپ کی credibility اس حد تک ختم ہو جائے کہ جس کو آپ برا کہتے ہیں لوگ اسے اچھا سمجھتے ہیں اور جس کو آپ اچھا کہتے ہیں لوگ اسے برا سمجھتے ہیں۔ جس کو آپ بند کر دیتے ہیں لوگ اس کے جلسوں میں جانا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ کھلا چھوڑ دیتے ہیں لوگ اس کے جلسوں کا بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔ یہ باتیں نہ کریں۔ کیوں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین! انتخاب کا دن پانچ روز کے بعد آ رہا ہے۔ انتخاب کا نتیجہ اگر پاکستان کے عوام کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرے گا۔ اگر ballot box میں سے نکلنے والی پرچیاں خالی کرسیوں کی نمائندگی کریں گی۔ بھرے جلسوں کی نہیں بلکہ خالی کرسیوں کی نمائندگی کریں گی تو یقین کیجیے غصہ جیتنے والوں کے خلاف نہیں ہو گا بلکہ جتوانے والوں کے خلاف ہو گا۔ پاکستان مسلم لیگ آخری سیاسی جماعت ہے جو یہ چاہتی ہے کہ غصہ جتوانے والوں کے خلاف ہو۔ نہیں، ہم یہ بھی نہیں چاہتے۔ لہذا احتیاط کر لیجیے۔ آپ نے جو کچھ کیا ہے اس پر اکتفا کر لیجیے۔ جتنا آپ کر سکتے تھے اس سے زیادہ کر لیا ہے۔ جتنا ہم برداشت کر سکتے تھے اس سے زیادہ ہم نے برداشت کر لیا۔ اب 25 تاریخ کو کھلا چھوڑ دیجئے، جو نتیجہ آئے اسے مان لیجئیے اور اس میں مداخلت نہ ہونے دیں۔ چونکہ یہ ملک Royal British Army

کی کسی بٹالین نے فتح نہیں کیا تھا۔ Royal British Army کی کسی بٹالین نے پاکستان کو لینے کے لئے بغاوت نہیں کی تھی۔ آخری دن تک یونین جیک کو سلام ہوتا رہا تھا۔ یہ مسلم لیگ تھی جس نے پاکستان کا پرچم بلند کیا تھا۔ یہ قائداعظم تھے، ان کی سیاسی جماعت تھی اور پاکستان کو ووٹ دینے والوں کی پرچی سے پاکستان بنا تھا اور اب پرچی سے ہی قائم رہے گا۔ اس پرچی کے تقدس کو مجروح نہ ہونے دیا جائے۔ یہی میری آپ سے گزارش ہے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، سینیٹر سعدیہ عباسی۔

Senator Saadia Abbasi

Senator Saadia Abbasi: Thank you, Mr. Chairman. I think, I cannot match the eloquence of Senator Pervaiz Rasheed or my friend Senator Ayesha Raza and whatever they have said I will not repeat that.

ان کا ایک ایک لفظ اہم تھا، ایک ایک لفظ سچائی پر مبنی تھا۔ میں صرف اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف کی ideology, ان کی philosophy اور ان کی جہد مسلسل کی بات کروں گی، ان کی صاحبزادی مریم نواز کی جنہوں نے اپنی بیمار والدہ، میاں محمد نواز شریف اپنی بیمار بیوی کو چھوڑ کر پاکستان میں جمہوریت کی خاطر، ووٹ کی خاطر، پاکستان کے عوام کی خاطر اور مسلم لیگ (نواز) کی سیاست کی خاطر، پاکستان کی بقا کے لئے یہاں واپس آئے۔ پاکستان کا تابناک مستقبل میاں محمد نواز شریف کی سیاست سے وابستہ ہے۔

پچھلے سال ان ہی دنوں میں یہی ملک تھا، ڈالر کہاں تھا، law and order situation کیا تھی، ملک میں لوگوں کی investment کی opportunities کا کیا عالم تھا اور ایک سال بعد اسی ملک کو دیکھ لیں، اسی ملک میں توڑ پھوڑ کر کے حکومت ختم کی گئی اور ہر قسم کے tactics استعمال کیے جا رہے ہیں تاکہ ایک مخصوص سیاسی جماعت کو چور دروازے سے اقتدار میں لایا جائے with full authority at my command میں نے پہلے بھی کہا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) 25 جولائی کو اپنے ووٹرز کی مدد سے ان شاء اللہ election sweep کرے گی۔

پاکستان مسلم لیگ (ن) کا ووٹر اپنے آپ کو کہتا ہے کہ ہم ان کے silent مجاہد ہیں۔ ہم ان کے لئے نکلیں گے، ہم ان کی قربانیوں کی خاطر نکلیں گے اور ہم ووٹ ڈالیں گے۔ ان کے اگر ہمارے

ساتھ اختلاف بھی تھے، constituency wise بھی اختلاف تھے تو انہوں نے کہا کہ ہم ان کو بالائے طاق رکھتے ہیں اس لئے کہ اس وقت ہم نواز شریف کے ساتھ کھڑے ہیں۔

میں نے لاہور میں لوگوں کا سمندر دیکھا اور میڈیا نے کہا کہ یہاں پر لوگ ہی نہیں تھے، یہ دکھایا گیا کہ وہاں لوگ ہی نہیں تھے۔ ہر طرف سے containers لگا کر ہمارا راستہ بند کیا گیا اس کے باوجود بھی وہاں لوگ تھے اور ہر جگہ سے لوگ وہاں گئے۔ اس لئے نہیں گئے تھے کہ وہاں جہاز پر چڑھ کر کسی سے ہاتھ ملانا تھا بلکہ ان کے ساتھ solidarity show کرنے کے لئے گئے تھے۔ وہ solidarity انہوں نے نہ صرف دکھائی بلکہ انہوں نے prove بھی کی۔ اسی چیز سے گھبرا کر اب ہر قسم کی engineering کی جارہی ہے۔ کون رات کو جاتا ہے اور banners and posters اتارتا ہے۔ کون banners and posters پر کالی سیاہی مل رہا ہے۔ کون cases institute کر رہا ہے اور کروا رہا ہے اور صرف پاکستان مسلم لیگ کے لوگوں کے لئے۔ یہ سلسلہ پہلے بھی چلا مگر اس کے کوئی خاطر خواہ نتائج نہیں نکلے۔ انہوں نے جتنی کوشش کی کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی طرف لوگ نہ جائیں مگر اتنے ہی لوگ جارہے ہیں۔ کوئی جلسہ نہیں جو خالی ہو، کوئی جگہ نہیں جو خالی ہو، کوئی corner meeting نہیں جو خالی ہو۔ ایک سیکورٹی کی بو گی کھڑی کر دی کہ لوگ ڈر کے مارے ووٹ کے لئے نہ نکلیں۔ الیکشن تو پاکستان میں پہلے بھی ہوئے، الیکشن کوئی نئی بات نہیں ہے۔ اس وقت بھی rallies ہوتی تھیں، بینرز ہوتے تھے اور لوگ participate کرتے تھے۔ کبھی ہارتے تھے، کبھی جیتتے تھے اور آگے سلسلہ چلتا تھا۔

اس میں گھبرانے کی کونسی بات ہے لیکن لوگوں کا mandate چھین کر یہ کہا جائے کہ جی یہ result fair, free and transparent ہے۔ لوگ بے وقوف ہیں کیا؟ لوگوں کو سمجھ نہیں آرہی کہ یہاں کیا ہو رہا ہے۔ ہر شخص کی زبان پر یہ ہے کہ یہ engineered elections ہیں۔ چند مخصوص لوگوں کو ایک ہی symbol دے دینا اور الیکشن کمیشن کہے کہ ہم کیا کریں بھئی لوگ آکر جو مانگتے تھے ہم ان کو دے دیتے تھے۔ یہ کس کو بے وقوف بنا رہے ہیں۔ ایک طرف کہتے ہیں کہ ملک میں دہشت گرد ہیں اور دوسری طرف راجہ ظفر الحق کو بھی دہشت گردی کی لسٹ میں ڈال دیا گیا ہے۔ بقول پنجاب پولیس کے گیارہ مہینے ایک دہشت گرد اس ملک میں حکمران رہا ہے۔ یہ کس قسم کا مذاق کیا جارہا ہے۔ Meeting میں آکر یہ بات کہی جائے کہ with all

seriousnessان کا دماغ کس طرف چل رہا ہے۔ یہ ملک کو سنبھالیں گے، یہ ملک کو stability دیں گے؟ آج ڈالر 130 تک پہنچ گیا ہے۔ کون اس ملک میں آئے گا اور یہاں investment کرے گا اور کب تک یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہے گا۔ اس ملک میں لوگوں کے حقوق کا ضامن آئین پاکستان ہے جو پاکستان کا دستور ہے۔ کوئی ادارہ کسی کے حقوق کا ضامن نہیں ہے۔ ہم اگر پارلیمنٹ میں آئے ہوئے ہیں تو اگر ہم یہ آواز نہیں اٹھائیں گے تو کون اٹھائے گا اور کون ان باتوں پر بولے گا۔

جناب چیئرمین! ہم نے آپ سے پہلے بھی requestکی تھی کہ آپ سابقہ اجلاس کو continueکریں مگر آپ نے prorogueکر دیا تھا۔ ہم نے اسی لئے requisitionدی ہے۔ اس لئے کہ ہم آپ کے notice میں یہ بات لائیں کہ یہ بڑے seriousissuesہیں۔ Proscribed organizationsکو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ الیکشن میں participateکریں اور کس کے ووٹ خراب کرنے کے لئے، کس کے ووٹ؟ پاکستان مسلم لیگ کے ووٹوں کو خراب کرنے کے لئے ان کو کھڑا کیا گیا ہے۔ کیا ہم یہ tacticsنہیں سمجھتے؟

جناب چیئرمین! میں 2002 کے الیکشن کی آپ سے بات کرتی ہوں۔ 2002 میں مارشل لا کا دور تھا۔ پوری طرح engineeringکی گئی اور پاکستان کی agencies نے PML(Q) کو کھڑا کیا۔ پاکستان مسلم لیگ (نواز) کو توڑ کر PML(Q) کو کھڑا کیا گیا۔ الیکشن ہوئے تو پاکستان پیپلز پارٹی الیکشن جیت چکی تھی۔ پھر انہوں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو کہا کہ جی آپ یہ بھی شرط مان لیں، یہ بھی مان لیں۔ انہوں نے جب ان کی شرائط rejectکیں تو انہوں نے patriotکھڑے کر دیے اور پیپلز پارٹی کو توڑا گیا۔ توڑ کے کیا ہوا، جس دن ووٹنگ ہوئی، ایک ووٹ، ایک ووٹ پر حکومت بنی۔ جمالی صاحب ایک ووٹ پر وزیر اعظم بنے تھے۔ اس مارشل لا کی engineeringنے کیا نتائج دیے تھے۔ اب تو اٹھارہ سال بعد ہم پھر سے engineeringکی طرف جا رہے ہیں لیکن وہ بات اب نہیں ہو سکتی۔ لوگ جاگ چکے ہیں اور اتنے بیدار ہیں کہ ان کو پتا ہے کہ انہوں نے کیا کرنا ہے۔ اس لئے میں اس engineeringکے architect and plannersکو fair warning دوں گی کہ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ engineered resultsلا کر اس ملک میں کوئی حکومت کھڑی کر دی جائے گی تو وہ وقت آنے پر دیکھا جائے گا کہ کس کی حکومت کھڑی ہوتی ہے۔

Thank you very much, Mr. Chairman.

Mr. Chairman: Thank you, Saadia Sahiba. Yes, Senator Nuzhat Sadiq *Sahiba*.

Senator Nuzhat Sadiq

سینیٹر نزہت صادق: جناب چیئرمین! شکریہ۔ آج ہم یہاں law and order and prevailing situation کو discuss کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اس کی بہت ضرورت تھی اور جیسے سعدیہ صاحبہ نے کہا ہم سمجھ رہے تھے کہ سابقہ اجلاس آگے چلے گا۔ الیکشن بہت قریب ہیں اور بلوچستان اور پشاور میں جو حالیہ افسوس ناک واقعات ہوئے ہیں اور قیمتی جانوں کا زیاں ہوا ہے اس پر بھی افسوس ہے اور خدا کرے کہ آگے امن وامان بہتر ہو اور law and order situation بہتر ہو۔

جناب چیئرمین! جو decision and judgement آئی تھی وہ تو ہمارے سامنے ہے اور اس پر TV talk shows میں بہت سے lawyers and experts نے آکر اپنی opinion اور اپنی رائے دی اور کہا کہ یہ بڑی weak judgement تھی اور decision بڑا weak تھا۔ اس میں نہ کوئی کرپشن ثابت ہوئی اور یہ نعرے لگانا اور لوگوں کا کہنا، انہوں نے اس کو شاید پڑھا نہیں۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ judgement آئی، اس کے بعد 13 جولائی آئی تو میں اپنے قائد کو receive کرنے کے لئے وہاں موجود تھی۔ وہاں پر جو میں نے دیکھا I want to share with those who have not been here at that time, 13th July کو ہم لاہوری گیٹ پہنچے، آپ یقین کریں جو جوش و جذبہ تھا وہ unmatched تھا۔ شاید وہ میں نے اپنی والدہ اور ساس سے پاکستان بننے کا سنا ہے، کس طرح بنا، لوگوں میں جوش تھا، کس طرح کے حالات تھے وہ مجھے feel ہوئے۔ People who were standing on the roads, people who were up on the trees, people who were walking along with us. قافلے چل رہے تھے، لاہوری گیٹ سے ہم ایک بجے نکلے، ساڑھے سات بجے Avari Hotel کے سامنے پہنچے تھے۔ یہ پچیس منٹ کا راستہ ہے اور ہمیں کتنے گھنٹے لگے۔ جناب والا! یہ وہ لوگ تھے جو ہمیں بتا رہے تھے کہ ووٹ کو عزت دو، ہم آپ کے ساتھ ہیں، وہ ہمیں اشارے کرتے تھے، وہ اللہ کی طرف آسمان کی طرف انگلی اٹھاتے تھے اور وہ کہتے تھے ہم آپ کے ساتھ ہیں، ٹھپے ہم شیر پر لگائیں گے، یہ وہ لوگ تھے جن کا جوش و خروش اور feeling تھی۔ جناب

چیئرمین! ووٹر ہمیشہ ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں وہ برے اور اچھے وقت میں ہمارے ساتھی ہوتے ہیں، ان پر کیس بنانا، ان کے ساتھ زیادتیاں ہوئیں، انہیں کہا گیا کہ وہ شامل نہ ہوں اس کے باوجود وہ شامل ہوئے۔

جناب چیئرمین! یہ کوئی free and fair election کا سماں نہیں ہے، ماحول نہیں ہے۔ You have to give that conducive ماحول، لوگوں کو دینا ہے تاکہ وہ safe feel کریں وہ باہر نکل رہے ہیں وہ safe feel کریں کہ ہم ووٹ ڈالنے کے لیے جا رہے ہیں not under pressure, they just feel free اور ان کو ماحول دیں۔ ہم نے جو تیرہ تاریخ کو دیکھا، پوری قوم جو feel کر رہی ہے۔ ہمیں تو ترقی کے ساتھ مشروط کیا جاتا ہے۔ پاکستان مسلم لیگ ترقی کا پیغام لے کر آتی ہے۔ ان کا ایجنڈا development ہوتا ہے۔ CPEC ہو، انڈسٹریل ہو، economic ہو، تعلیم ہو، Oil and Gas ہو، جو بھی آپ دیکھ لیجیئے، کہاں ہم نے پیش رفت نہیں کی، کہاں ہم نے حالات بہتر نہیں کیے۔ گیارہ ہزار میگاواٹ بجلی پانچ سال کے کم ترین عرصے میں، تین ہزار CPEC سے اور باقی LNG اور دوسرے حوالوں سے National Grid میں ڈالی ہے۔ اگر ہم ساٹھ ستر سالوں کا پاکستان دیکھیں اور پانچ سال کی محنت شہباز شریف صاحب کی، vision نواز شریف صاحب کا، Health کے حوالے سے جو انہوں نے کارڈ کا اجرا کیا۔ کوئی تو بولتا ہے اور کام بول رہا ہے، کوئی نہیں روک سکتا، لوگ اس کو دیکھتے ہیں اور مانتے ہیں۔ ہمیں level playing field دے دیجیئے، لوگوں کو نہ روکیں، لوگ بتا دیں گے کہ کیا چاہتے ہیں اور کس کو چاہتے ہیں۔ ہماری leadership کا vision ہے، committed ہیں ان کی نیت اچھی ہے اور میں ہمیشہ کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرتا ہے جن کی نیت اچھی ہو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ ہمیں جگہ دیں، آپ ہمیں ماحول دیں، آپ الیکشن کا رزلٹ دیکھیں، (ن) لیگ جیتے گی، ووٹ کو عزت کا نعرہ لگ چکا ہے، شیر دھاڑے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی مشاہد حسین سید صاحب۔

Senator Mushahid Hussain Sayed

سینیٹر مشاہد حسین سید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں آج صبح لاہور میں اپنی پارٹی ہیڈ کوارٹر میں موجود تھا۔ صبح ہمارے پاس European Union کا delegation آیا، ان کے

head Michael Garlick کے European Union Election Mission ہیں جن کا تعلق جرمنی سے ہے۔ میرا گلا خراب ہوا ہے because of election campaign. میں کوشش کروں گا کہ بہت اونچی بات نہ کروں کیونکہ پھر بات نہیں ہو سکے گی۔ انہوں نے کہا کہ کافی شکایتیں مختلف پارٹیوں کی طرف سے آ رہی ہیں تو کیا وجوہات ہیں۔ Different parties نے different شکایتیں کی ہیں۔ میں نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ documentations ہیں I want to mention that میں نے کہا کہ ہم نے ایک facts sheet تیار کی ہے جو میں نے ان کو پیش کی۔ اس کا Title "Murder of Justice" ہے۔ "انصاف کا قتل"۔ تحریک انصاف کی بات میں نہیں کر رہا، انصاف justice itself. انصاف کا قتل۔ میں نے کہا کہ اس میں جو میاں نواز شریف صاحب کے خلاف cases آئے ہیں۔ جس طرح trial ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کیسے کہہ سکتے ہیں، میں نے کہا کہ I will give you an example جو ان کے خلاف کیس ہوا under the NAB Court اور جیسے میرے ساتھیوں نے بھی quote کیا ہے کہ page 171 میں، سارا issue انہوں نے بنایا تھا it is an issue of corruption, it is an issue of commission or kickbacks or ownership of فلاں فلیٹس، فلاں off shore companies میں نے کہا اس judgement میں، جو نیب کورٹ کے جج نے لکھی ہے، جو چھ جولائی کو announce کی ہے، جس کی announcement بھی بدنیتی پر مبنی ہے، مقصد تھا کہ انتخابی مہم کو، ہمارے خلاف کیا جائے۔ اس judgement میں اسی judge محمد بشیر نے لکھا ہے کہ there is absolutely no evidence of corruption against Nawaz Sharif and he is acquitted یعنی کہ وہ بری ہو گئے ہیں of any charges of corruption, commission or kickbacks and there is no evidence of his having either ownership of the flats or any off shore companies. میں نے کہا کہ اس پر تو بری کر دیا۔ یہ نیب کا law 9A(4) ہے۔ پھر ایک اور ہے، next paragraph میں وہ کہتے ہیں لیکن under 9A(5) انہوں نے کہا کہ ان کے جو assets ہیں they have been beyond his

means, beyond his income. اور نہ جو اثاثے ہیں اس کا کوئی تعین کیا گیا ہے اور نہ ان کی انکم کا ذکر کیا گیا ہے، یہ بھی مانتے ہیں prosecution has not proven that and on that basis انہوں نے کہا کہ رگڑ دو، کیونکہ فیصلہ پہلے ہو چکا تھا کہ یہ کام کرنا ہے۔ یہ judgement, it is a violation of the Supreme Court judgement Judgement also. جسٹس آصف سعید کھوسہ 2011 سپریم کورٹ 1144، آصف سعید کھوسہ نے 2011 میں لکھا تھا کہ it is the duty of the prosecution to prove the case against the accused اس پر not the other way round that the accused has to onus آتا ہے prove his innocence یہ بہت بڑا ظلم ہوا ہے میں نے کہا کہ اس حوالے سے murder of justice ہوا ہے۔

جناب والا ! اس کے علاوہ میں نے uneven playing field یہ سارا جو pattern ہے جو 28th July, 2017 کو ہوا، سارا رگڑا ہوا، جو پرویز رشید صاحب نے بھی بتایا، political engineering گند، جھرلو، جو بھی آپ کہہ لیں۔ اب ان کا یہ پلان تھا کہ میاں صاحب کو ہم election campaign کے دوران سزا دیں گے۔ سزا کے نتیجے میں مسلم لیگ (ن) منفی طور پر متاثر ہو گی اور میاں صاحب ڈر جائیں گے، ویسے بھی ان کی شریک حیات زندگی و موت کی کشمکش میں ہے، وہ واپس نہیں آئیں گے۔ میاں صاحب نے دلیری کے ساتھ دبنگ طریقے سے ایک بہت courageous فیصلہ کیا، which shook every opponent of his انہوں نے کہا میں آ رہا ہوں and I am going to face the consequences یہ بہت بڑی دلیری ہوتی ہے when you know that the consequences are not going to be a five star hotel his own home in Raiwind but it is the jail, he came, 13th کو جو کچھ ہوا they were taken by surprise اس لیے we were all there جو لوگ لاہور میں موجود ہیں، میرا تعلق خود لاہور سے ہے۔ مجھے یاد ہے کہ this was the biggest turn out in Lahore and in Pakistan عوامی قوت کا مظاہرہ دس اپریل 1986 کے بعد جب محترمہ بے نظیر بھٹو

صاحبہ آئی تھیں، وہ بھی لاہور تشریف لائی تھیں۔ I was journalist then میں ان کو لینے گیا تھا with Mr. Javed and Maliha وہ دونوں میرے ساتھی تھے۔ اس وقت ہم نے 13th July 2018 میں دیکھا تھا، دوبارہ massive show دیکھا and it was totally peaceful جو نزہت نے بتایا کہ لاہوری گیٹ، میں اور پرویز رشید صاحب اکٹھے گئے ہیں۔ We were mobbed by people, it was sea of people نزہت عورتوں کو mobilize کر رہی تھیں، راجہ صاحب بھی تھے۔ اب اس کا کیا نتیجہ ہوا۔ In the history of Pakistan 16868 workers, supporters and leaders of the PML(N) کے خلاف پرچے ہوئے۔ یہ میں پولیس کے figures دے رہا ہوں۔ مزے کی بات ہے some of us, Raja *Sahib* is now officially a terrorist according to the Punjab Police. اتنے شریف آدمی leader of the Muslim Ummah ان کی اتنی زیادہ contribution ہے، کشمیر کے لیے، فلسطین، روہنگیا، رابطہ عالم اسلامی، آپ کئی سال قاہرہ میں ایمبیسڈر رہے ہیں۔ میں مشاہدہ کر رہا تھا میں بھی officially terrorist list میں آگیا ہوں۔ میاں شہباز شریف بھی terrorist ہیں، پرویز رشید صاحب تو بہت پرانے terrorist ہیں۔ He is terrorist from Ayub Khan days آپ یہ دیکھیں this is the joke, this is the false. اس کا مطلب یہ تھا کہ ان کی پہلے ہی نیت خراب تھی۔ ان کا خیال تھا کہ یہ گڑبڑ کریں گے، کچھ ہوگا، مقدمے پہلے ہی تیار کیے ہوئے تھے۔ جیسے کورٹ کا فیصلہ پہلے تیار تھا۔ جو فیصلہ 6th July کو آیا، میری دو journalists سے بات ہوئی، ایک قیوم صدیقی صاحب ہیں، شاہراہ دستور ان کا TV programme ہے جو جیو میں کام کرتے ہیں اور ایک ملک اسد صاحب ہیں جو 'ڈان' میں کام کرتے ہیں، ہم نے دیکھا کہ کوئی بندہ Serena کے شاپنگ بیگ میں بہت بڑا پلندہ لے کر آیا ہے، وہ کہتے ہیں فیصلہ اس وقت آیا ہے۔ اس کے بعد فیصلہ late announce ہوا ہے۔ تو جس طریقے سے یہ murder of justice ہوا ہے، I think it is a shameful thing. Mr. Chairman, I am sorry to say, as a student of history, as a Pakistani, میں یہ بات کر رہا ہوں۔ I think our heads should hang in shame. The kind of treatment we have meted out to the

ہمیں شرم آنی چاہیے۔ ذوالفقار علی بھٹو former Prime Minister of Pakistan, کے ساتھ بھی یہی کیا تھا۔ ذلیل کرو، humiliate کرو۔ First night he was put on the floor, with a dirty bathroom, put in a *dala* with cops all around. بھٹو کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا تھا۔ کیوں؟ یہ ایک ذہنیت کی عکاسی کرتا ہے، یہ ایک گندی سوچ کی عکاسی کرتا ہے کہ جو لوگ آپ کے منتخب لیڈرز ہیں، ان سے ان کی humiliation نہیں ہوتی۔ اگر نیلسن منڈیلا کو رابن آئی لینڈ میں shorts پہناتے تھے، وہ اس لیے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ آپ کا یہ stature نہیں ہے، وہ کہتے تھے، لڑکے ادھر آؤ۔ They used to call them boys. آپ اس کی کتاب پڑھیں جس کا نام ہے "Long Walk Freedom". But he did not lower his stature. It showed the mindset of his characters. جو انہوں نے کیا۔ یہ بھی ایک گھٹیا سوچ ہے۔ After 30, 40 years, have we not learnt any lessons? میں جب وزیرستان گیا تو انہوں نے کہا شاہ صاحب! آپ ہمیں قبائلی کہتے ہیں، قبائلی سوچ تو آپ کی ہے جو اسلام آباد میں بیٹھے ہیں یا جو لاہور میں بیٹھے ہیں، یہ آپ لوگوں کی سوچ ہے، آپ کی یہ سوچ ہے کہ لوگوں کو چھوڑنا نہیں، دشمنی کرنی ہے اور اس طرح کی دشمنی کہ کسی کو پھانسی دو، کسی کو گندے طریقے سے treat کرو۔

I think it is disgraceful, it is shameful and this should be condemned by any civilized person.

Number two, I think, it is very clear now, Mr. Chairman.

ہم نے بڑے اچھے طریقے سے اور بڑے fanfare کے ساتھ 18th Amendment میں announce کیا تھا کہ ہم نے ایک caretaker system لانا ہے جو neutral ہوں۔

I think the caretaker system has failed, it has collapsed both in the Centre and in the provinces and the caretakers are nowhere to be seen. I think the time has come *In Sha Allah*, after winning the elections of 25th July, I will request our party leadership to move an

amendment to abolish this caretaker system. This is absolutely fraud.

we have protested on these issues, ہے contribution ان کا نہ کوئی نہ ہی انہوں نے کوئی position لی ہے،

they are just a post office. They could not take a single position, as if the decisions are taken somewhere else and they are just basically as a post office or postman, just transmitting those decisions. Is he a Chief Executive of the country in Islamabad? Are they the Chief Executives of all the four provinces? These are issues which are extremely important.

میں جو تیسری بات کہنا چاہتا ہوں وہ میں نے EU والوں سے بھی آج کی ہے۔ ہماری پارٹی نے کل لاہور میں ایک کانفرنس منعقد کی تھی، جو پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ منعقد ہوئی تھی اور یہ ایک unique conference تھی۔ It is a conference on preparing an anti-rigging system (ARS). جیسے وہ staff plan بناتا ہے، Election Commission کا بھی بنا ہوگا، Ministry of Interior کا بھی بنا ہوتا ہے، armed forces کا بھی بنتا ہے۔ اس طرح ہم نے بھی planning کی ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ we will have this anti-rigging system اور اس کے 04 components ہوں گے۔ ایک ہے جو ہمارے قومی اسمبلی کے candidates ہیں اور ان کے ساتھ صوبائی اسمبلیوں کے candidates کے لیے، that is one cluster. ان کو ہم نے منسلک کیا ہے, with legal aid teams of the PML(N) Lawyers forum ہر حلقے میں۔ پھر ہم نے ان کو connect کیا ہے with the social media teams of the party and their own representatives. اب دیکھیں یہ جو فون ہے، this is a biggest weapon. وہ کہتے ہیں نا کہ weapon of mass destruction, this is a weapon of mass information. آپ جتنا مرضی چاہیں press کو gag کر لیں اور جو clampdown بھی ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ

یہ بھی disgraceful ہے and we condemn the clampdown. ہم خود 'ڈان' کے دفتر گئے تھے، وہاں پر protest ہو رہا تھا، we made speeches there, and this crackdown against the party or any other parties, جو ہمارے خلاف ہے وہ بھی and this clampdown against press, we condemn it. We say, freedom of press and a free election go together. اس حوالے سے پرویز صاحب نے بھی ٹھیک کہا۔ اس پر consistently articles آئے ہیں اور اس میں بدنامی پاکستان کی ہو رہی ہے کہ 21st century میں یہ ہو رہا ہے۔ ابھی بھی اس قسم کے حربے استعمال ہو رہے ہیں۔ Mr. Chairman, this is a tried, tested and failed formula. I remember, 1970's elections میں کہتے تھے کہ اب تو hung Parliament آئے گی۔ انہوں نے allocate کر دیا تھا کہ 25 seats ذوالفقار علی بھٹو کو، 25 seats Council Muslim League کو، 30 seats جماعت اسلامی کو، 40 seats عوامی لیگ کو۔

When the results came, the people spoke, sweep for the Awami League in East Pakistan, sweep for the People's Party in West Pakistan.

مجھے یاد ہے کہ in 1988, I was a journalist then, جنرل حمید گل نے کہا کہ we have blocked Benazir, ہم نے IJI بنا دی ہے، آپ دیکھیں کہ چڑی نہیں پھڑکے گی and she cannot come to power. The people spoke and what they spoke is paramount. آپ بھی دیکھ لیں کہ یہ tried, tested and failed formula ہے and this is a small clique, this is a cabal, this is a coterie, they think they are playing God that the destiny of Pakistan is not being decided by the people of Pakistan, by a small coterie. It is no longer the case. Let me make it very clear. یہ قرآنی آیات کو بھول جاتے ہیں۔ (عربی) انہوں نے منصوبہ بنایا اللہ تعالیٰ نے اپنا منصوبہ بنایا اور بیشک اللہ تعالیٰ بہترین منصوبہ بنانے والا

ہے۔ کنجی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے and not in the hands of these people
and if they try this, کل بھی مجھے ایک رپورٹ ملی NA-141 اوکاڑہ سے کہ کسی محکمے شاید
Ministry of Agriculture کا نام دے رہے تھے، ہاں وزارت زراعت کا نام دے رہے
تھے۔ ان کی کیا جرأت ہے کہ وہ کہیں کہ اس کو ووٹ نہ دو، اس کو ووٹ دو، جیپ کو ووٹ دو، جیپ پر
بیٹھو۔ میں نے کہا کہ جیپ تو puncture ہو چکی ہے۔ جیپ فارغ ہو چکی ہے، جیپ میں کوئی نہیں
بیٹھا ہوا۔ اس میں پٹرول تو ڈالا ہوا ہے لیکن وہ جیپ puncture ہو چکی ہے۔ The party is
over but still they tried. We said this should not take
place. اب ہم نے فیصلہ یہ کیا ہے کہ اگر کوئی بندہ یا کوئی اہل کار یا کوئی official, if he or
she violate their oath of office and try intimidation,
interference, coercion, pressure, this will be exposed, اس کو
بے نقاب کریں گے، اس کو روکیں گے، اس کا نام، اس کا عہدہ اور محکمہ، چاہے وہ زراعت کا محکمہ ہو،
چاہے وہ PTV ہو، چاہے وہ واپڈا کا محکمہ ہو یا کوئی اور محکمہ ہو،
the State of Pakistan is paramount and the State of
Pakistan is superior to everybody.

پچھلے دنوں ہم نے ایک کانفرنس بلائی تھی جس میں 300 لوگ بلائے تھے، جن میں
social media activists, lawyers, civil society, NDI, PILDAT,
Free and Fair Election Network کے لوگ شامل تھے۔ بہت سے لوگوں نے پوچھا
کہ کیسے روکیں گے، کیا کریں گے، کیا ہو گا؟ وہ بہت ڈرے ہوئے تھے۔ میں نے کہا،
I want to take you back to history. This country was
created by one of the greatest Muslim Leaders of the
20th Century, the Quaid-i-Azam Mohammad Ali Jinnah.
Quaid-i-Azam was not a judge or a general or a
bureaucrat or a feudal or a factory owner, he was a
politician, a lawyer, a head of a political party and he had
no army, he had no establishment

کیونکہ اس وقت کی British Establishment Congress کے ساتھ تھی،

he had no ISI, he had no big money but he had *kirdar*, he had *qayadat*, he had a *siasi jamat* and most importantly, he had the support of the people, the *Musalmans* of Hindustan. That is how our Pakistan was created, despite all the odds. So, let it be clear, 25th of July

Let 25th be a day when the یوم حساب ہے۔ جو گند کرنا تھا، جو جھرلو کرنا تھا وہ ہو گیا۔ people decide. If anybody tampers with the ballot box, there will be a reaction and that reaction will not be controlled by any force. The people are paramount and I we کل میں نے ایک statement پڑھا جنرل قمر جاوید باجوہ کا کہ am very happy, will follow the mandate as given by the Election Commission اور وہ code of conduct ہے security forces کا اور وہ صرف security کے لیے ہے۔ وہ Returning and Presiding Officers کے تابع ہیں۔ انہوں نے پہلے بھی افغانستان کے بارے میں بڑا اچھا بیان دیا تھا کہ افغانستان میں ہم نے غلطی کی I think that's a good thing and we should learn from the mistakes of the past. ماضی کی غلطیوں کو نہ دہرائیں، ان کے نتائج وہی ہوں گے۔ میں آخری یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ آئن سٹائن نے کہا تھا،

"Trying to do the same thing over and over again and expecting a different outcome is a sign of stupidity."

وہ کام جو ماضی میں آپ نے کیا ہے وہی کرتے رہیں اور امید رکھیں کہ اس مرتبہ اس کا نتیجہ مختلف ہو گا تو یہ احمقانہ بات ہے۔ یہ نہیں ہو گا۔ یہ tried, tested and failed formula ہے۔ stealing the mandate of the people, this will not دھاندلی کرنے، work. This will have consequences for Pakistan. یہ اکیسویں صدی ہے، یہ ملک بائیس کروڑ لوگوں کا ہے and the people will decide. I think the people have already decided, آپ all over Pakistan جلسے دیکھ لیں، ایک طرف خالی کرسیاں اور ایک طرف جم غفیر ہے۔

I think we owe it to the people of Pakistan, to the Parliament of Pakistan and to the Constitution of Pakistan which is supreme, if we have a free, fair and transparent election without intimidation, interference and coercion. Let the people decide, they are the masters of destiny of the country, not a small group of people or anybody else because that will not work. Mr. Chairman, thank you very much.

جناب چیئرمین: شکریہ، سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب، سینیٹر رانا مقبول احمد صاحب کوئی شعر وغیرہ۔

Senator Rana Maqbool Ahmad

سینیٹر رانا مقبول احمد: جناب چیئرمین! سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل (ر) عبدالقیوم اور سینیٹر ڈاکٹر آصف کرمانی صاحب نے دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بڑے قابل احترام بزرگوں کو عہدے دے دیے گئے ہیں اور معاملہ چل نہیں پا رہا۔ کہتے ہیں کہ:

مضمحل ہو گئے قویٰ غالب وہ عناصر میں اعتدال کہاں

تو کیسے کام چلا ہے، چلا نہیں ناکام ہوا ہے۔ جناب چیئرمین! پنجابی میں کہتے ہیں کہ (لاد) ہو گئی ہے۔ لاد کا مطلب ہے exposure ہو گیا ہے، لوگوں کو پتا چل گیا ہے۔ اب جناب والا! لاد ہو گئی ہے، ساری حقیقت کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ سینیٹر پرویز رشید صاحب، سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب اور باقی دوستوں نے بھی کہا، اب تو ہوشیار ہونے کا وقت ہے۔

جناب چیئرمین! بڑے احترام سے مجھے آپ سے گلہ ہے، آپ ایوان بالا کے میر کارواں ہیں آپ کی ہر بات کو Caretaker Government, Election Commission والے اور باقی دوست ایوان بالا کی ہر بات کو تہہ و بالا کر دیتے ہیں خدارا اس کی بھی cognizance لیجیے۔ ہمارے سامنے سابقہ وزیر اعظم اور ان کی بیٹی کے ساتھ جو سلوک روا رکھا گیا، ایک تو ہمارے دوستوں کی بڑی غلط فہمی ہے کہ میاں نواز شریف صاحب کو وہ اس طرح پگھلنے پر مجبور کر دیں گے۔ وہ ایک بہادر آدمی ہیں اور آپ نے دیکھا ہو گا 1999 میں اس سے زیادہ سختیاں ہوئی تھیں۔ ہتھکڑیاں لگیں اور ہر طرح کی humiliation ہوئی لیکن وہ مرد آہن ہے ڈٹا رہتا ہے۔ میں دوستوں کو یہ مشورہ

ضرور دوں گا کہ اس غلط فہمی میں رہ کر مزید غلطیاں نہ کریں۔ سیاسی قوتوں کو اس طرح مسمار نہیں کیا جا سکتا۔ سینیٹر مشاہد حسین سید صاحب نے 10th April, 1986 کی بات کی، میں نے دیکھا کہ اس میں اور 13th July میں بہت فرق تھا۔ 10th April, 1986 کو بہت بڑا جم غفیر آیا لیکن اس وقت کے وزیر اعظم محمد خان جونیجو صاحب نے کوئی پابندی نہیں لگائی۔ نہ تو کوئی گرفتاری کی گئی، نہ transport روکی گئی، نہ کنٹینر لگائے گئے، نہ لوگوں کو گرفتار کیا گیا اور نہ ہی ATA کے پرچے درج کیے گئے لیکن اس میں سب کچھ کیا گیا۔ ساری جبر کی جو صورتیں ہیں وہ سامنے لائی گئی ہیں پھر بھی لوگوں کا اس طرح نکل آنا اور اتنے جذبے کے ساتھ آنا یہ جناب چیئرمین! کچھ اور indicate کرتا ہے اس کو پڑھنا چاہیے۔ ہمارے دوست بڑے عالم فاضل ہیں اور مقرر بھی بڑے بڑے ہیں اور باتیں بھی بڑی تگڑی کرتے ہیں لیکن یہ مسلم لیگ کے ووٹ بنک کے texture کو نہیں سمجھتے۔ میں مدت سے اس کو دیکھ رہا ہوں کہ بعض اوقات مخالف پارٹیاں بڑے بڑے جلوس نکالتی ہیں ان کا ووٹر گھر میں بیٹھا ہوا ہے، وہ خواتین جن میں mostly پردہ دار خواتین ہیں وہ تو آتی ہی نہیں، جن کی آبادی 50% ہے۔ وہ صرف الیکشن کے دن آکر ووٹ ڈالتی ہیں یہ اس بات کو بھول جاتے ہیں۔ وہ اپنی opinion دینے کے لیے بازاروں میں تھوڑا ہی پھرتے ہیں وہ 25th July opinion کو دیں۔ آپ وہی result دیکھیں گے جس کے لیے ہمارے سب دوستوں نے پیش گوئی کی ہے۔ میں آج آپ سے ایک بات ضرور کروں گا کہ کیا یہ ہاؤس آپ کی سربراہی میں اس بات کا cognizance لے گا جو جیل والوں نے کیا ہے اور جو ان لوگوں نے کیا ہے جب ان کو ائیرپورٹ سے گرفتار کیا گیا، یہ کوئی طریقہ کار ہے؟ میں suggest کروں گا کہ آپ سینیٹ کی ایک high powered Committee بنائیں۔ اس کی comprehensive inquiry کریں اور ان لوگوں کو punish کریں including the caretakers. یہ کوئی بات ہے کہ آپ عہدے تو لے لیں لیکن عہدے کا حق ادا نہ کریں، یہ کیا طریقہ ہے۔ ہمارے بزرگ عسکری صاحب وہ عسکری اس لیے ہیں کہ شاید وہ ویسے بھی ہر طرح سے عسکری کے ساتھ ہیں۔ وہ عسکری کے ساتھ ضرور رہیں لیکن دوسروں کے لیے عذاب کا سامان پیدا نہ کریں اگر ان کے قویٰ مضمحل ہو گئے ہیں تو وہ آرام سے بیٹھیں یہ کام کوئی اور کر لے گا۔ اس لیے میری آپ سے یہ درخواست ہے کہ اس کو بڑے شدومد کے ساتھ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آپ کی بطور چیئرمین سینیٹ ذمہ داری ہے کہ اس کا cognizance لیں اور اس پر سخت action لیں چاہے ہمیں ان کے خلاف

criminal پرچے ہی کیوں نہ درج کرنے پڑیں۔ان کے خلاف بھی criminal پرچے درج کریں جن officials اور باقی جو abettors ہیں ان کو یہ پتا چل جائے کہ اس طرح سے سیاست کو گندہ کرنے کے لیے جو سارا action لیا گیا ہے اس کا بہت بڑا خطرناک پہلو ہے۔

کل Chairman, Senate Standing Committee on Interior نے ایک meeting بلائی ہوئی تھی جس میں جنرل آصف غفور صاحب بھی آئے ہوئے تھے، یہ ساری کی ساری باتیں دل کھول کر ان کے سامنے ہوئی ہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ باتیں تو ہم کر لیتے ہیں، اپنے جذبات کا اظہار بھی کر لیتے ہیں لیکن اثر نہیں ہوتا اس کی کوئی تاثیر مرتب نہیں ہوتی۔ ہم نے ان کو بتایا ہے کہ اب آپ لوگ، الیکشن کمیشن، نگران حکومت ضامن ہیں اور آپ اس وقت قوم کے مستقبل کے ضامن ہیں۔تاریخ آپ کے بارے میں بہت عجیب فیصلہ دے گی if you do not put foot down today, یہ ایک بڑا decisive مرحلہ ہے تمام مصلحتوں سے اوپر جا کر، حالات کو دیکھیں اور جیسے بار بار کہا گیا ہے کہ کوئی دھاندلی، ظلم، جبر جو بھی ہوا ہے اس کو روکیں اگر نہیں روکتے تو ہم سارے شریک جرم ہوں گے۔آپ نے شعر کا کہا تو کہتا ہوں کہ ہم اپنی فریاد کہاں لے کر جائیں Caretaker Minister صاحب بیٹھے ہوئے ہیں کہ:

ہم نے سوچا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کم بخت تیرا چاہنے والا نکلا

جناب چیئرمین: بہت شکریہ سینیٹر رانا مقبول احمد صاحب، کوئی اور mover ہے۔اب دوسری طرف سینیٹر سید شبلی فراز صاحب۔

Senator Syed Shibli Faraz

سینیٹر سید شبلی فراز: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ، جناب چیئرمین! یہ سیشن جو بلایا گیا اور جس کا basic agenda تھا prevailing law and order and political situation in the country, جس بنیاد پر یہ اجلاس بلایا گیا ہے ظاہر ہے ہمیں سوچنا چاہیے جب ہم ایک ہاؤس کا اجلاس بلاتے ہیں تو اس پر tax payers کا بہت بڑا پیسا خرچہ ہوتا ہے۔ وہ مقصد اتنا ہونا چاہیے کہ جو ان شکایات کے لیے session کو convene کرنے کی درخواست کرتے ہیں تو کم از کم ان کے ممبران کو تو یہاں پر کثیر تعداد میں موجود ہونا چاہیے اگر تو یہ محدود لوگوں کا concern

تھاتو پھر یہ justify نہیں کرتا۔ دوسری بات کہ یہاں پر Election Commission of Pakistan and Caretaker Government کی کافی بات ہوئی۔ I will be the last person to defend Election Commission of Pakistan جس کو powerful کرنے کے لیے ہماری Joint Parliamentary Committee نے بہت تگ و دو کی، دو سال محنت کی اور ہماری کوشش یہ تھی کہ Election Commission of Pakistan کو ہر وہ power دی جائے، اس کی اس ملک میں ایک ہی ذمہ داری بنتی ہے to conduction free, fair and transparent election. ہم نے وہ کیوں کیا اور وہ کمیٹی کیوں بنی؟ وہ اس لیے بنی کہ جو 2013 کے elections تھے، میرے محترم سینیٹر نے ذکر کیا 1970 سے elections ہوئے، ذکر کرتے کرتے وہ 2013 پر پھنس گئے، وہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ سارے elections rigged تھے۔ انہوں نے 1970 کو بھی rig کر دیا جو تاریخ بتاتی ہے وہ واحد elections تھے جو کہ rigged نہیں تھے۔ ان کی یہ بات بھی مان لیتے ہیں کہ سارے elections rigged تھے، ہم 2013 میں یہی تو کہہ رہے تھے۔ سارے elections rigged تھے ماسوائے 2013 کے۔ سبحان اللہ، بڑی اچھی بات ہے کہ کوئی نہ کوئی election تو آپ کو free and fair ملا۔ وہ اس وجہ سے نہیں ملا کہ کسی اور جماعت کی حکومت آ گئی۔ وہ اس لیے fair تھا کہ اس میں انہوں نے ایک سو سے زیادہ seats لیں، اس وقت کچھ ٹھیک تھا۔ وہ Election Commission of Pakistan جس میں نہ یہ قانون سازی ہوئی تھی، نہ وہ اتنا بااختیار تھا اور نہ اتنا متحرک تھا جتنا ان amendments کے بعد ہے تو آج یہ سیخ پا ہیں۔

یہاں متضاد باتیں ہوئیں، کچھ نے کہا کہ ہم یہ election sweep کریں گے۔ اچھی بات ہے، اس میں انہوں نے کوئی غلط بات نہیں کہی۔ ہر جماعت یہ چاہتی ہے اور اسی کی جستجو ہوتی ہے کہ ہم elections sweep کریں اور ساتھ ہی ان کے دوسرے ممبران جن میں senior لوگ بھی شامل ہیں، انہوں نے یہ کہا اور دھمکی دی۔ جناب چیئرمین! ہمیں ایک بات کو note کرنا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور ان کے لیڈران کا وتیرہ بن گیا ہے کہ ان کے Ex-Chief Minister شہباز شریف سے لے کر قومی اسمبلی کے موجودہ سپیکر اور آج یہاں پر ہمارے سینیٹ کے معزز اراکین

نے کھل کر کہا کہ ہم ان elections کے نتائج کو نہیں مانیں گے۔ آپ کون ہوتے ہیں کہ نہیں مانیں گے؟ آپ اس معزز ایوان میں کھڑے ہوئے ہیں اور کھلی دھمکیاں دے رہے ہیں کہ ہم الیکشن کے بعد آپ کو دیکھ لیں گے۔ یہ Ex-Chief Minister Punjab and sitting Speaker of the National Assembly نے بڑے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ہم آپ کو 26 تاریخ کو بلائیں گے، you have been marked. آپ کیا باتیں کر رہے ہیں؟ آپ کس جمہوریت کی باتیں کرتے ہیں؟

(مداخلت)

جناب چیئرمین: پرویز رشید صاحب، interrupt نہ کریں، انہوں نے بھی نہیں کیا۔

سینیٹر سید شبلی فراز: اداروں کو کھلم کھلا دھمکیاں دینا، اس لیے کہ انہیں بادشاہت کی عادت ہے، ان کو جمہوریت کی عادت نہیں ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ قانون وہ ہے جو ہم کہیں۔ یہ وہ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جو صدر انجمن ہو، اس کو انجمن کہا جائے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو جمہوریت کو اپنی dictatorship کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اس سارے گھناؤنے کاروبار سے مستفید ہوتے رہے ہیں اور آج یہ اس کا ذکر کر رہے ہیں۔ یہ اس کے شریک جرم تھے۔ پچھلے تیس، چالیس سال سے کون حکومت میں رہا ہے؟ پاکستان تحریک انصاف تو نہیں رہی۔ ہمیں کبھی یہ موقع نہیں ملا کہ ہم پورے ملک پر حکومت کریں۔ ان شاءاللہ اب وہ موقع آ رہا ہے۔ اب جب کہ یہ دیکھ رہے ہیں کہ اب یہ وہ پاکستان نہیں رہا جس میں آپ برادری، ٹھپوں اور دھاندلی کی بنیاد پر الیکشن جیت کر آتے تھے اور electables کی سیاست آپ نے شروع کی اور آپ نے اس کو پروان چڑھایا۔ آپ نے مفادات اور مصلحت کی سیاست شروع کی اور سب سے بڑی بات یہ کہ آپ کی باتوں میں تضاد پایا جاتا ہے کہ جب آپ ہار رہے ہوتے ہیں تو پھر ساری game خراب ہے اور اگر جیت جاتے ہیں تو سب کچھ ٹھیک ہے۔ آپ نے 2013 میں کیوں ہماری بات نہیں مانی؟ ہم نے چار حلقے کہے تھے، آپ آخری دم تک نہیں مانے، پورے ملک کو paralyze کر دیا لیکن نہیں مانے۔ اگر آپ جمہوریت کے لیے اتنے ہی sincere تھے، جتنے آج بن رہے ہیں تو آپ اس وقت دل کھلا کرتے اور ملک اس عذاب سے بچ جاتا۔

دوسری بات، یہ ہمیں جو جمہوریت کا بھاشن دے رہے ہیں اور عوام کو بتا رہے ہیں، اس وقت ان کا زور کس پر چلتا ہے؟ یہ Election Commission of Pakistan کی بات ذرا کم

کرتے ہیں، ان کا زور Caretaker Government پر چل رہا ہے۔ Caretaker Government آپ لوگوں نے ہی بنائی تھی، اس میں ہمارا کوئی ہاتھ نہیں ہے کیونکہ Leader of the House, Leader of the Opposition وہاں بیٹھے تھے، انہوں نے Caretaker Government بنائی۔ میں Caretaker Government کو defend نہیں کروں گا کیوں کہ میں تو ان کو جانتا ہی نہیں ہوں۔ ایک اعظم خان صاحب ہیں، میرے بہت محترم اور بڑے ہیں، میں ان کو ذاتی طور پر جانتا ہوں لیکن چالیس سال آپ کی حکومتیں رہی ہیں، اس وقت آپ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچ رہے تھے۔ کون Memo gate scandal میں کالا کوٹ پہن کر گیا تھا؟ کس کو نیچے گرانا مقصد تھا؟ کون conspiracies کرتا رہا؟ کون راتوں کی تاریکیوں میں generals کے گھروں میں بیٹھتا تھا؟ وہ آپ کے leaders تھے۔ آپ ہی کے leaders نے جمہوریت کو undermine کیا، اس ملک کو corruption کا اکھاڑا بنایا؟ آپ نے اس ملک کی economy اور اداروں کو تباہ کیا۔ آج economy, Stock Exchange کی بات کرتے ہیں، آپ نے stock market کو manipulate کیا اور economy کا یہ حال ہے کہ economy دو دن بعد بیٹھ گئی۔ یہ کیسی economy and strength تھی جس سے economy ایک ہفتے تک نہیں چلی؟ وہ اس لیے نہیں چلی کہ آپ نے اس کے ارد گرد ایک جھوٹ کا حصار بنایا ہوا تھا، ہم نے اس کو گرا دیا اور حقیقت ظاہر ہو گئی کہ آپ کی economy collapse کر گئی ہے۔ آپ اب European Union کے بڑوں کو بلا کر فریاد کرتے ہیں کہ یہ election میں دھاندلی ہو رہی ہے۔ کوئی ثبوت لاؤ، میں شبلی فراز اور ہماری جماعت آپ کے ساتھ Election Commission of Pakistan جائیں گے، آپ کے ساتھ کھڑے ہوں گے لیکن ہوائی باتیں کرنا، یہ تاثر دینا کہ دھاندلی ہو رہی ہے، ابھی elections ہوئے ہیں نہیں، یہ بنیادی طور پر پاکستانی عوام کو ذہنی طور پر تیار کر رہے ہیں کہ یہ ہار رہے ہیں اور جب یہ ہاریں گے تو ان کے پاس کوئی طریقہ ہونا چاہیے کہ یہ آنے والی حکومت کو paralyze کر سکیں۔ یہ اس چیز کی planning کر رہے ہیں، ان کی planning, negative planning ہے۔ یہ کہنا کہ لاہور میں ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا، یہ ہم نے دیکھ لیا ہے، یہ کسی اور کو سنائیں۔ میرا تو Caretaker Government سے یہ گلہ ہے کہ ان کو جانے دیتے، اگر کسی نے ان کو media پر

blackout کیا ہے تو بالکل غلط کیا ہے، نہیں ہونا چاہیے تھا۔ میں بالکل ان کے ساتھ ہوں۔ یہ نہیں کرنا چاہیے تھا کیونکہ لوگوں کو ان کی حقیقت معلوم ہو جاتی۔

جناب! یہ judgements جو Courts نے دی ہیں، یہ judgements جو آئینی اداروں نے دی ہیں، جو ان کے ہی دور میں بنے تھے۔ ان کے دور میں ہی چیئرمین نیب بنا تھا اور ہمیں پتا ہے کہ وہ ان کا اپنا بندہ تھا، اپنا ہی بنایا ہوا تھا، اس لیے cases pursue نہیں ہوئے۔ وقت ایک جیسا نہیں رہتا، چیزیں بدلتی ہیں۔ جب ایک neutral Chairman NAB لایا گیا تو ان کی چیخیں نکل گئیں۔ جب پاناما کا issue ہوا تھا وہ ہم نے کیا تھا یا کسی فوج نے سازش کی تھی؟ ایسی بات نہیں ہے جناب چیئرمین! یہ بات اس پر نہیں آئے گی کہ کون کیا کہتا ہے۔ آپ ثبوت لائیں، جہاں پر دھاندلی ہوئی، دھاندلی کے خلاف جدوجہد کرنے میں ہماری واحد party کھڑی ہوئی تھی اور کون تھا ہمارے ساتھ ہم اکیلے کھڑے ہوئے تھے۔ ہم کیوں چاہیں گے کہ دھاندلی ہو because یہ صرف اس election کی بات نہیں ہے یہ آنے والے elections کی بھی بات ہے۔ لیکن مسئلہ ہمارے دوستوں کا یہ ہے کہ جب کوئی چیز ان کے favour میں نہیں ہوتی تو اس وقت یہ چلاتے ہیں۔ اس وقت ان کو جمہوریت بھی یاد آتی ہے، اس وقت ان کو نظریہ بھی یاد آتا ہے اور اس وقت ان کو ہر وہ چیز نظر آتی ہے جس کا نہ تو ان کی ideology سے تعلق ہو، نہ ان کی سوچ سے تعلق ہو، نہ ان کے عمل سے تعلق ہو۔

جناب چیئرمین صاحب! میری آخری بات یہ ہو گی کہ اگر اس ایوان کو آپ نے اس طرح چلانا ہے، اگر اس ایوان میں روز آکر ان قانونی اداروں اور Courts کے فیصلوں کا being House جس کا کام ہے قانون سازی کرنا، اگر آپ نے اس کا اکھاڑا بنانا ہے یہ یہاں پر بیٹھ کر تقریریں کی جائیں کہ یہ فیصلہ غلط ہوا، وہ غلط ہوا کیا غلط ہوا؟ اگر میں یہ کہوں کے حدیبیہ پیپر مل کو کیوں نہیں بند کیا گیا، یہ کس کی سازش تھی، یہ ایک open and shut case تھا۔ ہم کہیں کہ سعد رفیق کو کیوں allow کیا گیا یہ بھی سازش ہے۔ ہم یہ کہیں کہ فریال تالپر اور آصف علی زرداری کے کیسز کیوں postpone کر دیے گئے election کے بعد تک ہم یہ کہیں گے کہ یہ بھی سازش ہے۔ یہ ہوتا ہے کئی چیزیں آپ کی favour میں جاتی ہیں۔ ہم نے اس پر کوئی issue اٹھایا جب حدیبیہ پیپر مل کا case بند ہوا۔ ایسا نہیں ہوتا جو آپ کو پسند آئی وہ مان لیں اور جو آپ کو پسند نہیں اس کو اٹھا کر تقریریں

کرتے رہیں۔ اس ایوان کو اگر آپ نے استعمال کرنے دیا، اس بات کے لیے جس میں قانونی اداروں اور election کے لیے ایک ماحول بنانا، جس میں elections کا انعقاد مشکل ہو جائے اور elections کی exercise پر اتنے سوالیہ نشان کھڑے کر دیں جو یہ کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ ایوان کا جو مقصد ہے وہ پورا نہیں ہو گا بلکہ اس کے بالکل opposite ہو گا۔ Thank you very much

جناب چیئرمین: شکریہ جی، سینیٹر نعمان وزیر خٹک۔

Senator Nauman Wazir Khattak

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بڑی باتیں ہو گئیں left side of the aisle سے، سینیٹر سید شبلی فراز نے بھی باتیں cover کر دیں، میں کہنا کچھ اور چاہ رہا تھا لیکن جناب چیئرمین! اب میں آپ کو پچھلے دو دن کا ایک واقعہ سنانا چاہتا ہوں۔ دو دن چھٹی تھی گاؤں میں بیٹھا تھا، حجرے میں بیٹھے تھے۔ وہاں ایک ہمارا پرانا سیاسی leader ہے، PTI کا نہیں کسی اور party کا ہے، party کا نام نہیں لیتا۔ اس کا نام ہے بابا آصف نواز، وہ آیا مجھے کہتا ہے کہ سینیٹر صاحب آپ ہمارے گاؤں کے مشر ہیں اور مجھے آپ کی مدد چاہیے، میں نے کہا کیا بات ہے تم تو election میں کھڑے ہو، کہنے لگا کہ یہی مدد چاہیے، میں نے کہا کیا مدد چاہیے، اس نے کہا police تنگ کر رہی ہے۔ میں نے کہا کیوں تنگ کر رہی ہے، کہنے لگا آپ کو تو معلوم ہے میں پہلے بھی سیاست میں تھا اور corruption میں، میں نے حصہ لیا میں نے پیسا مارا ہے، آپ سے کیا چھپانا اس لیے police میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے کہ یہ corruption کا case ہے۔ میں نے کہا اور کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ 13 قتل کے cases میں میرا بیٹ مین بھی شامل ہے، police پیچھے پڑی ہوئی ہے کہ وہ بھی case ہم کھولتے ہیں۔ میں نے کہا اور کیا؟ اس نے کہا میں ڈکیتیوں میں اور بھی بہت سی چیزوں میں involve ہوں۔ یہ سارے cases ہیں اور police میرے پیچھے پڑی ہوئی ہے، ہم آپ پر case کھولیں گے آپ مجھے بچالیں۔ چھوٹے چھوٹے cases ہیں۔ جناب چیئرمین! میں نے اس کو کہا آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں۔ اس نے کہا کے آپ جا کر police کو کہیں کہ میرا پیچھا چھوڑے۔ یہ میرا جمہوری حق ہے، crime تو میں نے کیا ہے لیکن میرا جمہوری حق ہے کہ میں election میں حصہ لوں۔ یہ ووٹ کو عزت دیں اور مجھے انتخابات میں حصہ لینے دیں۔ یہ تو کھلم کھلا pre-poll

rigging ہے دھاندلی۔ یہ اس کا بیان تھا کہ ایک طرف میں اس کو دیکھتا ہوں میں نے کہا کہ آپ نے یہ سارے cases کیے ہیں؟ اس نے کہا ہاں یہ سارے cases میں نے کیے ہیں۔ میں نے اس کو کہا کہ آپ police سے کیا مانگتے ہیں۔ اس نے کہا میں نے police کو تڑی بھی دے دی، ڈرا بھی دیا کہ میں تمہارے خلاف یہ کر دوں گا وہ کر دوں گا، اب گاؤں میں میری عزت کا سوال ہے police مجھے پکڑے گی میں بے عزت ہو جاؤں گا اور election میں حصہ نہیں لے سکوں گا۔ لہٰذا آپ میری مدد کر دیں۔ پھر کہتا ہے اگر میں جیت گیا پھر تو کھلی چھٹی ہو گی۔ کہنے لگا کہ پھر تو میرے پاس licence ہو گا، پھر police مجھے کہاں پکڑے گی۔ اس نے ایک زبردست بات کی۔ اس نے کہا کہ آپ سب کہتے ہیں کہ ووٹ کو عزت دیں اور میں کہتا ہوں کہ ووٹ کو عزت نہیں ووٹ ہم کو عزت دیتا ہے۔ جب ہم جیت جاتے ہیں پھر ہم کو سب حق ہوتا ہے جس طرح ہم کریں۔ عجیب بات سن کر میں سوچ میں پڑ گیا۔ پھر کہتا ہے کہ لوگ میرے پیچھے مشوری کر رہے ہیں کہ آپ گولی اور گالی کی سیاست کرتے ہیں۔ میں نے کہا وہ کیسے؟ گولی یہ ہے کہ police والے میرے پیچھے لگا دیے ہیں، دیگر law enforcement agencies میرے پیچھے لگا دی گئی ہیں، یہ سارے crime تو میں نے کیے ہیں، مگر یہ میرے پیچھے لوگ لگا دیے گئے ہیں۔ میں نے کہا گالی کیا؟ وہ کہتے ہیں کے تم قاتل ہو، ڈکیت ہو اور یہ چیزیں کہتے ہیں۔ میں نے دل میں سوچا یہ تو صحیح باتیں ہیں۔

جناب چیئرمین! اس دیہاتی سیاستدان جو تیس سال سے سیاست میں ہے اور اس کا خاندان بھی سیاست میں ہے اس کی باتیں سن کر میں سوچ میں پڑ گیا کہ کیا اس کو جمہوریت کہتے ہیں۔ جس میں ہم ایسے لوگوں کو اٹھاتے ہیں اور election میں لاتے ہیں اور ووٹ دے کر اسمبلیوں میں بٹھاتے ہیں۔ کیا اس کو ووٹ کو عزت دینا کہتے ہیں؟ کیا اس قسم کے لوگ جو پچھلے 70 سال سے ہماری اسمبلیوں میں آکر بیٹھ رہے ہیں یہ ملک کو کس طرف لے کر جائیں گے؟

جناب چیئرمین! Niccolò Machiavelli, 1646 میں ایک بہت مشہور آدمی رہا ہے اس نے ایک کتاب لکھی، The Prince اور وہ ایک organized crime پر لکھی گئی تھی۔ اس کے دوست نے کتاب میں لکھا کہ کس بہترین طریقے سے crime کیا جائے and he was one of the Italian leaders there تو اس نے یہ لکھا۔ میرے خیال سے Niccolò Machiavelli کی جو سوچ تھی وہ آج کل بدل گئی ہے۔ اب اس سے بھی زیادہ، اب آیا

ہے social media, electronic media and various options آ گئے ہیں۔ آج کل social media بھی پیسوں پر چلتا ہے۔ electronic media یا journalism وغیرہ اس میں ہمارے کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو پیسا لے کر parties کو support کرتے ہیں۔ یہ Niccolò Machiavelli سے بھی ایک step آگے ہو گیا۔ جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ سے، اگر آپ کی توجہ میری طرف ہو چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین: میں سن رہا ہوں جی۔

سینیٹر نعمان وزیر خٹک: میں آپ سے اور جو سارے Senators بیٹھے ہیں، ان سے اور ان کے workers سے یہ سوال کرتا ہوں، کیا اس کو جمہوریت کہتے ہیں؟ ایسے بابا اور نواز type لوگوں کو ہم لاتے ہیں اور آگے کرتے ہیں اور ان کو election میں جتا بھی دیتے ہیں۔ جناب چیئرمین! میں آخر میں آپ سب سے request کرتا ہوں کہ دعا کریں ہم ان لوگوں کا ساتھ دیں جو پاکستان کے آئین اور قانون کے ساتھ ہوں، نا کہ ہم ایسے ملزم آصف اور مجرم نواز کا ساتھ دیں جنہوں نے پاکستان کا بیڑہ غرق کیا ہو۔ مہربانی جناب۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی، مشتاق صاحب آپ تو mover میں سے نہیں ہیں، آپ بات کرنا چاہتے ہیں، جی بسم اللہ۔

Senator Mushtaq Ahmed

سینیٹر مشتاق احمد: شکریہ، جناب چیئرمین! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ پاکستان کو اس وقت جن حساس معاملات کا سامنا ہے، ان میں دو چیزوں کی اشد ضرورت ہے۔ ایک free, fair and transparent elections اور دوسرا بے لاگ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ احتساب۔ یہ دونوں چیزیں پاکستان کی جمہوریت، پاکستان کے جغرافیہ، پاکستان کے استحکام، پاکستان کی سالمیت اور پاکستان کے future کے لیے بھی ضروری ہیں۔ اگر یہ دونوں چیزیں ملاوٹ شدہ ہو جائیں، احتساب کو سیاست کا تڑکا لگا دیا جائے اور الیکشن کو احتساب کے نام پر انتقام کا تڑکا لگا دیا جائے تو اس کے نتیجے میں پاکستان کے مستقبل پر خراب اثرات پڑیں گے۔ آرٹیکل 219 کے تحت الیکشن کمیشن کو آزادانہ اور غیر جانبدارانہ انتخاب کروانے ہیں اور آرٹیکل 220 کے تحت جو نگران حکومتیں ہوتی ہیں، ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ الیکشن کمیشن کو assistance دیں۔ میں افسوس کے ساتھ کہتا ہوں کہ الیکشن کمیشن

اور نگران حکومتیں اس مقصد کو پورا کرنے میں فیل ہو چکی ہیں کہ free, fair and transparent elections ہوں۔ اس وقت احتساب پر گہری دھند اور گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں اور free and fair elections پر بھی گہری دھند اور گہرے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ 17 جولائی کو جی-10 میں میاں محمد اسلم جو متحدہ مجلس عمل کے امیدوار ہیں اور جماعت اسلامی پاکستان کے Central Deputy President ہیں، ان کے انتخابی کیمپ پر پولیس نے فائرنگ کی ہے۔ ریاستی اہل کاروں کے ذریعے ان کے الیکشن بینرز اتروائے گئے ہیں۔ اس کو انتظامیہ نے خود تسلیم کیا اور ایکشن لے کر کچھ پولیس اہل کاروں کو suspend بھی کیا ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ free and fair elections ہوتے نظر نہیں آ رہے ہیں۔ میں میاں اسلم صاحب کی انتخابی مہم پر حملے اور اس طرح کے دوسرے واقعات کی مذمت کرتا ہوں۔ ایک لطیفہ ہے کہ آپ گوگل پر Elections 2018 لکھ دیں تو Selection 2018 لکھا ہوا آئے گا۔ جب آپ اپنے موبائل یا کمپیوٹر پر Election 2018 لکھتے ہیں تو Selection 2018 لکھا ہوا آتا ہے۔

جناب چیئرمین! ایک چیز واضح ہو گئی ہے کہ الیکشن کمیشن اور نگران حکومتیں free and fair elections کروانے میں ناکام ہو چکی ہیں۔ آج کی خبر جو الیکشن کمیشن کی reports اور media کی خبریں بھی ہیں، ذرا یہ سن لیں کہ 4,945 پولنگ اسٹیشنز مطلوبہ سہولیات سے محروم ہیں اور یہ الیکشن کمیشن نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ مطلوبہ سہولیات یہ ہیں کہ اس پولنگ اسٹیشن کی چار دیواری ہو، اس میں بجلی ہو، اس میں پینے کا پانی ہو اور اسی طرح الیکشن کے لیے جو دوسری بنیادی ضروریات ہیں، وہ الیکشن کمیشن کے ذرائع کے مطابق موجود نہیں ہیں جن سے محفوظ الیکشن ہو سکیں۔ یہ پولنگ اسٹیشن سندھ میں 3,688، بلوچستان میں 576، خیبر پختونخوا میں 570 پنجاب میں 107 اور وفاقی دار لحکومت میں 4 ہیں۔ آج نگران وفاقی وزیر داخلہ نے پریس کانفرنس کی ہے اور اس کی خبریں میڈیا پر چل رہی ہیں۔ اس میں انہوں نے فرمایا ہے کہ بلاول بھٹو، مولانا فضل الرحمٰن، اکرم خان درانی، آفتاب شیر پاؤ اور اس طرح political leadership کو خطرات لاحق ہیں۔ پیپلز پارٹی اور عوامی نیشنل پارٹی کو نظریاتی بنیادوں پر بھی شدید خطرات درپیش ہیں۔ جب صورت حال یہ ہو تو level playing field کیا ہو گا۔ جب level playing field نہیں ہے تو transparent and free elections ایک خواب ہو گا۔ جو بنیادی حقوق کا مسئلہ ہے، میں اس کی طرف بھی

آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس وقت پاکستان کی جیلوں میں 80,000 قیدی بند ہیں۔ ان کو یہ constitutional right دیا گیا ہے کہ وہ ووٹ دیں۔ سہولیات بھی موجود ہیں لیکن اس 2018 کے الیکشن میں بھی ان قیدیوں کو یہ حق نہیں دیا گیا ہے۔ یہ بھی بنیادی حقوق کا مسئلہ ہے۔ آخر میں یہ یہی کہوں گا کہ بدقسمتی سے ہماری سیاست بہت زیادہ infected ہو گئی ہے۔ گالی اور گولی کی سیاست حقیقتاً زیادہ عام ہو گئی ہے۔ ہم جو اپنے انداز تخاطب کے ذریعے سے جو اپنی نسلوں کو بتا رہے ہیں یاد کھا رہے ہیں، اپنے الفاظ، اپنے جملوں کے انتخاب کے ذریعے سے، اپنے کردار کی وجہ سے، وہ بہت ہی خطرناک صورت حال بنا رہی ہے۔ سیاسی قیادت جس طرح معیار سے گری ہوئی الفاظ استعمال کر رہی ہے، جو گالیاں کھل کر دی جا رہی ہیں، بحیثیت ایک سیاست دان مجھے ان حرکتوں پر شرم آتی ہے۔ پچھلے دس، پندرہ دن سے الیکشن کے ساتھ جو ہو رہا ہے، احتساب کے ساتھ جو ہو رہا ہے اور سیاست دان جو ایک دوسرے کے ساتھ کر رہے ہیں، میں جب سینیٹ ہال میں آتا ہوں تو اس میں لگے قائد کی تصویر میں ان کی آنکھوں میں آنکھیں نہیں ڈال سکتا ہوں۔ قائد اعظم نے ہندوستان میں ایک نازک ترین وقت میں نہ صرف سیاست کی بلکہ ایک پارٹی بھی lead کی۔ ان کی پوری سوانح حیات اٹھا کر دیکھ لیجئے، ان کو قید کیا گیا، ان کے لوگوں کو مارا گیا، ان پر بدترین الزامات لگائے گئے لیکن انہوں نے کبھی بھی معیار سے گرے ہوئے جملے اور الفاظ اپنے مخالفین کے لیے استعمال نہیں کیے ہیں۔ میں اپنی گفتگو کو سمیٹ رہا ہوں۔ سچ بات یہ ہے کہ اس معاملے میں پورے political spectrum کو اپنی ذمہ داری ادا کرنی چاہیے اور احتساب پر کوئی compromise نہیں ہونا چاہیے۔ اس کو الیکشن کے ساتھ link نہیں کیا جانا چاہیے۔ کرپشن اس وقت ہماری sovereignty کے لیے، ہماری جغرافیہ کے لیے ایک threat ہے اور اس وقت جو سب سے بڑا خطرہ پاکستان کو درپیش ہے وہ کرپشن ہے۔ کرپشن کے حوالے سے جو بھی activism ہے، ہمیں اسے welcome کرنا چاہیے لیکن یہ احتساب across the board ہونا چاہیے اور اس سے political victimization کی بو نہیں آنی چاہیے۔ میرے اختیار میں ہو تو جو لوگ کرپشن میں ملوث ہیں، ان کے قومی دستاویزات منسوخ کیے جائیں اور کرپشن کے جرم کو دہشت گردی کے جرم کے برابر قرار دیا جائے لیکن خدا کے لیے جمہوریت اور احتساب کو الگ کر کے دیکھا جائے وگرنہ جمہوریت آگے بڑھے گی اور نہ ہی احتساب۔ جب جمہوریت اور احتساب ہی نہیں ہو گی تو ملک آگے نہیں بڑھے گا، شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ، جی سینیٹر نگہت مرزا۔

Senator Nighat Mirza

سینیٹر نگہت مرزا: شکریہ، جناب چیئرمین! میں اپنی تقریر کا آغاز ایک شعر سے کروں گی کہ

کب نظر میں آئے گی بے داغ سبزے کی بہار
خون کے دھبے دھلیں گے کتنی برساتوں کے بعد

شروع سے ہی اس الیکشن کو متنازع بنایا گیا ہے یہاں تک کہ اب خون کی ہولی کھیلی جانے لگی ہے۔ ہم مختلف لوگوں پر الزام لگاتے ہیں، ہم باہر کی مختلف intelligence agencies پر الزام لگاتے ہیں لیکن ہم ان دشمنوں پر نظر کیوں نہیں ڈالتے جو ہمارے اطراف میں ہی موجود ہیں۔ شروع سے ہی اس الیکشن کو design کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مختلف forums سے آئے دن پرچیاں بٹ رہی ہیں، social media اور عوام کے تاثرات سے بھی یہ لگ رہا ہے کہ فلاں پارٹی کے اتنے MNAs selected ہیں اور MQM and PPP کے اتنے MNAs ہیں۔ یہ سب فضا کو خراب کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ الیکشن کمیشن اپنی ذمہ داری سے شاید دستبردار ہو چکی ہے کیوں کہ وہ کسی معاملے میں بھی بولنے پر تیار نہیں ہے۔ جب تک ان کے نوٹس میں یہ بات کسی درخواست کے ذریعے نہ لائی جائے کہ باہر گالم گلوچ ہو رہی ہے پھر وہ جاکر نوٹس لیتے ہیں کہ اچھا گالم گلوچ ہو رہی ہے۔ ہر طرف سے متضاد خبریں آرہی ہیں جن کی وجہ سے سیاسی پارٹیوں کو متنازع بنایا جارہا ہے۔ ابھی حال ہی کی بات ہے کہ اس ایوان میں MQM کے آٹھ سینیٹر صاحبان بیٹھے تھے، قومی اسمبلی میں 25 ممبر اور صوبائی اسمبلی سندھ میں 52 ممبر پھر بھی یہ کہا جارہا ہے MQM کے صرف چار MNA اس الیکشن میں elect ہوں گے۔ اگر ایسا ہوگا تو یہ الیکشن نہیں بلکہ selection ہوگا۔ MQM وہ پارٹی تھی جو پورے کراچی کو lead کرتی تھی، آج وہاں پر ہم پوسٹر نہیں لگا سکتے۔ لوگوں کو ہمارے امیدواروں کا پتہ نہیں ہے کیونکہ جب پوسٹر لگائے جاتے ہیں تو وہ پھاڑ دیے جاتے ہیں۔ پتنگ جو ہمارا انتخابی نشان ہے، اسے پوسٹر میں لگنے نہیں دیا جارہا۔ بار بار چیخنے سے، بار بار فریاد کرنے سے، بار بار پریس کانفرنس کرنے سے الیکشن کمیشن کو نظر نہیں آرہا ہے یا سنائی نہیں دے رہا ہے۔ اگر الیکشن کمیشن گونگا اور بہرا ہو گیا ہے پھر میرے خیال میں اسے ایک طرف رکھ دینا چاہیے۔ ہم ہر چیز کے لیے فوج کی طرف دیکھتے ہیں، فوج اپنی معصومیت بتا رہی ہے کہ ہم تو مدد کرنے کے لیے آئے ہیں، ہم صاف

اور شفاف الیکشن کے لیے ہر ممکن تعاون کریں گے۔ میری فوج کے مقتدر لوگوں سے اپیل ہے کہ خدا کے لیے ہماری طرف بھی دیکھ لیں، ہم نے بہت اچھے دل کے ساتھ 22 اگست کے بعد 23 اگست میں قدم رکھا تھا، ہم نے اپنے بانی اور تحریک کو ان کے پاکستان کے لیے بولے گئے غلط لفظ کی بنیاد پر اپنے آپ سے جدا کر دیا تھا، ہم نئی امنگ اور توانائی کے ساتھ ایک ایسی پارٹی لے کر چلنا چاہ رہے تھے کہ جو صاف اور شفاف ہو۔ مجھے اب محسوس ہوتا ہے کہ شاید ہمیں اس کی ضرورت نہیں تھی، یہاں چونکہ ہر چیز بے قاعدہ ہے، ان ایوانوں میں، سینیٹ اور قومی اسمبلی میں کیا، ہر جگہ لوگ بہت کچھ بول جاتے ہیں اور سب ان کی باتیں بھول جاتے ہیں۔ ہمیں شاید صاف اور شفاف بننے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ اگر agencies نہیں چاہتیں تو کیا ہو سکتا ہے۔ یہ agencies کون ہیں، فوج کہتی ہے کہ وہ کسی معاملے میں مداخلت نہیں کر رہی، تو یہ agencies کس کی پروردہ ہیں، یہ کیوں ہر معاملے میں ٹانگ آڑاتی ہیں، انہیں پاکستان کے جمہوری مستقبل سے کون سا خوف ہے، یہ ملک میں صاف اور شفاف الیکشن کرانے میں کیوں interested نہیں ہیں۔ آج کل کراچی میں صرف دو parties کو جتانے کی بہت کوششیں ہو رہی ہیں، مجھے لگتا ہے کہ ہر جگہ سے لوگ لا کر بٹھائے جا رہے ہیں، ان کے لیے ہر قسم کی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو پھر ان چیزوں کی ضرورت ہی نہیں تھی، اتنا پیسا خرچ ہو رہا ہے اور اتنی energy waste ہو رہی ہے، اس مرتبہ تو ballot paper بھی مہنگا ترین ہے، جب اس ballot paper پر ٹھپے ہی لگنے ہیں یا من پسند افراد ہی کو لانا ہے تو پھر ویسے ہی لا کر بٹھا دیں، اس تاک جھانک کی کیا ضرورت تھی۔

MQM پاکستان کا یہ قصور ہے کہ اس نے شفافیت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کام کے لیے بیدار کیا کہ ہمیں پاکستان کے ساتھ آگے بڑھنا ہے اور ہمیں پاکستان کے نعرے کے ساتھ ہی رہنا ہے۔ پاکستان کو بنانے میں ہمارے اباواجداد بانی تھے۔ اتنا جھوٹ بولو کہ سچ کا گمان ہونے لگے، ہمارے ساتھ یہی کچھ ہو رہا ہے۔ تمام لوگ کان کھول کر سن لیں کہ اس وقت کراچی والوں کے ساتھ جو کچھ کیا جا رہا ہے اس کا نقصان پورے پاکستان کو بھگتنا پڑے گا، اس وقت کراچی میں تمام parties کے سربراہ حصہ لے رہے ہیں، اس کے باوجود وہاں پر یہ عالم ہے کہ کوئی شفافیت نظر نہیں آ رہی۔ اگر یہی عالم رہا تو جو لوگ وہاں سے الیکشن جیتیں گے وہ پلٹ کر کراچی کو نہیں دیکھیں گے، جیسے پیپلز پارٹی نے اس وقت کراچی کو کوڑے کا ڈھیر بنا دیا ہے، اس سے زیادہ بدتر حال کراچی کا ہو جائے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کراچی سے

ایسی تحریکیں چلنے لگیں کہ جو نہ صرف کراچی والوں کو نقصان پہنچائیں بلکہ پورے پاکستان کے لیے درد سر بن جائیں۔ خدا کے لیے ہوش کے ناخن لیں، اس وقت وہی ہو رہا ہے جو agencies چاہ رہی ہیں یا جو بھی ان دیکھی قوتیں چاہ رہی ہیں، کوئی انہیں خلائی مخلوق کہتا ہے یا جو کچھ بھی کہتا ہے، میں کچھ نہیں کہنا چاہتی، میں تو صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو بھی agencies اس میں ملوث ہیں، خدا کے لیے فوج کے مقتدر لوگ ان کی طرف نظر دوڑائیں اور یہ دیکھیں کہ کراچی والوں کو الیکشن سے کیوں دور رکھا جا رہا ہے، اس وقت یہ حالت ہے کہ ہمارے علاقے میں لوگوں کو یہ بھی نہیں معلوم کہ ہمارا candidate کون ہے، کیونکہ تصاویر، جھنڈوں اور نشان، ہر چیز پر پابندی ہے۔ مہربانی فرما کر اس طرف توجہ دیجئیے۔ جناب چیئرمین! ہمارے ساتھ ظلم کیا گیا ہے کہ ہمیں بولنے کے لیے پانچ منٹ دیے گئے۔ میں دو اشعار پڑھ کر اپنی تقریر ختم کرتی ہوں۔

صبا جو راہ میں دشمن ملیں تو فرمانا
کہ یہ تو کچھ نہ کیا، ہو سکے تو اور کریں
کہ اپنے دست لہو رنگ پر نظر ڈالے
کہ اپنے دعویٰ معصومیت پر غور کرے

جناب چیئرمین: شکریہ۔ سینیٹر چوہدری محمد سرور صاحب۔

Senator Chaudhary Mohammad Sarwar

سینیٹر چوہدری محمد سرور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج کا اجلاس law and order اور political situation کے حوالے سے بلایا گیا ہے۔ مستونگ، بنوں، چمن اور پشاور میں دہشت گردی کے واقعات ہوئے ہیں، یہ بہت unfortunate ہے، our prayers and sympathies are with the victims and their families. ہماری نگران حکومت سے، law enforcement agencies سے اور Election Commission of Pakistan سے گزارش ہے کہ تمام political parties کے candidates کی security یقینی بنائی جائے اور انہیں پورا تحفظ دیا جائے۔ Level playing field دیا جائے تاکہ کوئی جماعت یہ محسوس نہ کرے کہ ان کی life کو threaten کر کے ان کے election campaign کو متاثر کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔

دوسری جو political situation کی بات ہے تو میں اپنے اور اپنی پارٹی کے behalf پر یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہم free, fair, impartial and transparent election کے حق میں ہیں۔ یہ پاکستان کے عوام کا حق ہے کہ وہ جس پارٹی یا candidate کو ووٹ دیں ، وہی الیکشن جیت کر آئے اور اس کی credibility پاکستان اور international community تسلیم کرے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ الیکشن ہمارے لیے بہت ہی اہم ہے اور اس الیکشن کی impartiality پر کسی قسم کا doubt نہیں ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین! مسلم لیگ (ن) کے Senators نے فرمایا ہے کہ ان کو airport نہیں جانے دیا گیا، راستے میں containers لگائے گئے اور ان کے خلاف مقدمات درج ہوئے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم جو بوتے ہیں، وہی کاٹتے ہیں، یہی چیزیں ہم کہتے تھے کہ پاکستان کے اداروں کو بااختیار بنائیں، انہیں غیر سیاسی بنائیں۔ کل تک یہ سارے ادارے پہلی حکومت کی instructions مان رہے تھے، چونکہ یہ ادارے بااختیار نہیں ہیں، impartial نہیں ہیں، غیر سیاسی نہیں ہیں تو وہ آج نگران حکومت کے orders کو obey کر رہے ہیں۔ ہم اس ملک میں نئی طرح کی politics چاہتے ہیں۔ جب پنجاب کا چیف منسٹر all and all ہو، وہ بادشاہتی نظام چلائے کہ ایک پٹواری اور تحصیل دار کا تبادلہ بھی اس کی مرضی سے ہو، SP اور IG بھی اس کی مرضی کا لگے تو پھر انصاف کا نظام نہیں چل سکتا۔ اگر ہماری حکومت ہوتی تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہم نہ کسی سیاستدان کے خلاف دہشت گردی کے پرچے درج کرتے، نہ ان کے خلاف FIR درج کراتے، نہ container لگاتے اور نہ کسی کو کسی کے welcome کرنے سے روکتے۔

میں ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ایک international agenda ہے کہ ہمارے اداروں کو بدنام کیا جائے۔ ہم سیاسی لوگ ہیں، ہم free and fair election چاہتے ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب جنرل ضیاء الحق کا مارشل لا لگا تو ذوالفقار علی بھٹو کو پھانسی دی گئی، workers کو جیلوں میں بند کیا گیا، سختیاں کی گئیں لیکن ایک military dictator سیاستدانوں کو ختم نہیں کر سکا۔ اس کے بعد پرویز مشرف صاحب آئے، انہوں نے مسلم لیگ (ن) کو نشانہ بنایا لیکن وہ بھی مسلم لیگ (ن) کی سیاست ختم نہیں کر سکا۔ ہمیں حقائق کو ماننا چاہیے۔ پنجاب میں پیپلز پارٹی نے پانچ سال good governance نہیں دی اور وہ غیر مقبول ہو گئی، اس

کی وجہ سے پاکستان تحریک انصاف کو پنجاب میں space ملی ہے۔ اس کے بعد جب مسلم لیگ (ن) نے deliver نہیں کیا، لوگوں کو پینے کا صاف پانی نہیں دیا، لوگوں کو انصاف نہیں دے سکے، معیشت کو تباہ کیا، اس وجہ سے پاکستان تحریک انصاف popular جماعت ہے۔ یہ propaganda کیا جارہا ہے کہ شاید engineered elections ہو رہے ہیں۔ میں نگران حکومت سے اور Election Commission of Pakistan سے کہنا چاہتا ہوں کہ اگر election day میں کسی قسم کی rigging ہوئی، خواہ کسی کے حق میں ہو یا کسی کے against ہو تو یہ پاکستان کے لیے اتنی نقصان دہ ہو گی جس کا ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔ میں تحریک انصاف کی طرف سے مطالبہ کرتا ہوں کہ level playing field دیا جائے، الیکشن والے دن کسی قسم کی دھاندلی پاکستان کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ میں اپنے دوستوں کو یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ opinion poll engineered نہیں ہے، opinion polls public کے views ہیں ۔ روشن پاکستان میں جو 16^{th}-18^{th} July کا survey ہوا ہے، اس میں پاکستان کی سب سے popular جماعت پاکستان تحریک انصاف ہے، انہوں نے اپنے survey میں سب سے زیادہ seats پاکستان تحریک انصاف کو دی ہیں۔

میری گزارش ہے کہ خدا کہ لیے اداروں میں ٹکراؤ پیدا نہ کریں، ہم پاکستان کے interest کو مقدم رکھیں اور اس کے بعد اپنی سیاست کریں۔ میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ Chief Election Commissioner of Pakistan پاکستان تحریک انصاف نے نہیں چنا، انہوں نے 4 members کو کیا۔ ہم چار، پانچ سال سے کہہ رہے ہیں کہ ان کو بااختیار بناؤ جب ضمنی elections ہوتے تھے اور جب Local Government کے elections ہوتے تھے، ہم پچھلے پانچ سال سے ان پر تنقید کرتے رہے ہیں، آپ آج کیسے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہماری favour کر رہے ہیں۔

جناب! جہاں تک فوج کا تعلق ہے، جتنے Local Government کے elections ہوئے ہیں، وہاں پر بھی فوج کے افسران موجود تھے، جتنے ضمنی elections ہوئے ہیں، وہاں پر بھی فوج کے افسران موجود تھے تو اس وقت کسی نے اعتراض نہیں کیا۔ فوج کا کام elections کروانا نہیں ہے، elections کروانا Election Commission of

Pakistanکا کام ہے اور فوج نے صرف environmentدینا ہے، جہاں پر لوگ اپنے آپ کو secure feelکر سکیں اور polling stationsپر بلا خوف و خطر پہنچیں۔

جناب چیئرمین: آپ کا شکریہ۔ سینیٹر محمد علی خان سیف صاحب۔

Senator Muhammad Ali Khan Saif

سینیٹر محمد علی خان سیف: جناب چیئرمین! میں زیادہ timeنہیں لوں گا، مجھے پتا ہے کہ آپ ہمیں کافی دیر سے برداشت کر رہے ہیں اور ہماری تقریریں سن رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، نہیں میں عادی ہو گیا ہوں۔

سینیٹر محمد علی خان سیف: میں صرف دو چار باتیں کہنا چاہوں گا، یہ جتنی بھی debateہوئی ہے، میں نے سب مقررین کی بات سنی۔ ایسا لگ رہا ہے کہ ہم کچھ بہت زیادہ خوش فہمی کا شکار ہیں کہ شاید ہم نے اس ملک میں ایک بڑا matureجمہوری نظام نافذ کیا ہوا ہے اور آج اس جمہوری نظام کو شدید خطرات لاحق ہیں کیونکہ ہم اپنی حرکات کے ذریعے اس پورے systemکو derailکرنے جا رہے ہیں۔ شاید ہم اس electionکو ایک game changerکی شکل میں considerکر رہے ہیں کہ اس کے نتیجے میں پاکستان میں دودھ کی نہریں بہنا شروع ہو جائیں گی اور ہر طرف خوشحالی آ جائے گی۔

جناب! میرے خیال میں جب معاشرہ اپنے ارتقائی منازل طے کرتا ہے تو کچھ ایسی stages اور ایسے دور آتے ہیں کہ جب انسان خوش فہمیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ ہم اپنے جمہوری نظام اور اپنے تمام معاشرتی رویوں کے بارے میں کچھ زیادہ ہی خوش فہمیوں کا شکار ہیں اور اچھا ہے خوش فہمی کا شکار ہونا بھی چاہیے کیونکہ مایوسی بھی نہیں ہونی چاہیے۔ میرے خیال میں اگر realisticallyدیکھا جائے اور حقیقت پسندانہ انداز میں دیکھا جائے تو آج ہماری جمہوریت ہے، اس کا جو statusہے اور جو اس کا معیار ہے، وہ معیار exactlyوہی معیار ہے جو گلیوں میں پھرنے والے ایک عام پاکستانی کا ذہنی اور شعوری معیار ہے، جو اس کی سوچ ہے، جو اس کے شعور کا levelہے، جو اس کی understandingہے اور جو اس کا characterہے، آپ کو وہ اپنے نظام میں نظر آ رہا ہے، کوئی نئی بات نہیں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہم نے کوئی بڑا تیر مارا۔ پچھلے پندرہ سال سے جمہوری نظام چلاتے رہے ہیں۔ ہم fourth timeاپنی Parliamentکو electکرنے جا رہے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں یہی ہوتا ہے کہ ایک دوسرے کو گالیاں دینا، لڑائی اور جھگڑے ہوتے ہیں اور ہم ذاتی عناد کو قومی مفاد سمجھ لیتے ہیں، مجھے جو چیز پسند ہے، وہ قومی مفاد میں ہے، مجھے جو پسند نہیں ہے، وہ قوم کے مفاد میں نہیں ہے۔ مجھے جو بندہ اچھا لگتا ہے یا میرا دوست ہے، وہ پاکستان کا بہترین آدمی ہے، وہ سب سے بڑا leader ہے اور مجھے جو پسند نہیں ہے، شاید اس کا hair style اور کپڑوں کا رنگ پسند نہیں ہے یا مجھے اس کی بات کا انداز پسند نہیں ہے تو وہ ملک کا غدار ہو جاتا ہے۔ ہمارے یہ بچگانہ رویے ہیں، غیر شعوری رویے ہیں، ہمارا غیر معیاری شعوری level ہے اور ہم آج اس کو بھگت رہے ہیں۔ ہم نے کئی generations سے یہ قسم کھائی ہوئی ہے کہ ہم نے اپنی حالت کو بہتر نہیں کرنا کیونکہ جو کام بہتری کرنے کا ہوتا ہے یا آپ کو جو کام بہتری کی طرف لے کر جاتا ہے، اس میں ایک دوسرے پر الزامات لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی اگر کہتا ہے کہ اداروں کو اپنے system کے اندر رہنا چاہیے، لوگ کہتے ہیں کہ یہ غدار ہو گئے ہیں، یہ پاکستان کی سالمیت کے محافظ نہیں رہے۔ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہم آج یہ debate کیوں کر رہے ہیں اور ہم یہ رونا کیوں رو رہے ہیں۔ ابھی نعمان وزیر صاحب نے جمہوریت کی بات کی اور کسی آصف نواز کی بات کی تو اچھی بات کی، ان کو Machiavelli کی بات نظر آ رہی تھی، Machiavelli جو The Prince کا author ہے۔ Garibaldi ایک بڑا مشہور Italian leader تھا جس نے modern Italy کو organize کیا اور اس کو unify کیا، وہ political context میں یہ ساری باتیں کرتا ہے تو وہ context exactly یہی تھا جو آج ہمارا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اسی طرح کے گروہ ہیں، اسی طرح کے علاقائی تعصبات ہیں۔ میں اسی context میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اقبال نے جو بات کی تھی، بڑا simple سا شعر ہے، میرا خیال ہے کہ کئی ٹرکوں اور رکشوں کے پیچھے لکھا ہوتا ہے کہ،

جمہوریت اُن طرزِ حکومت ہے کہ جس میں بندوں کو گنا کرتے ہیں، تولا نہیں کرتے

آپ نے اپنے لئے جمہوریت select کی ہے اور آپ لوگوں کو گنیں اور جو لوگ آپ کے میدانوں اور گلیوں میں پھرنے والے ہیں، ان کا جو معیار ہے، وہ آپ کی جمہوریت کا معیار ہے، it is simple as that. اب کیا ہونا چاہیے، جناب! اب کیا ہو رہا ہے، یہ ہو رہا ہے کہ ہماری polarization اتنی بڑھ چکی ہے، elections کے ماحول میں آپس میں اتنی سیاسی نفرتیں بڑھ چکی ہیں۔ مجھے یہ ڈر لگ رہا ہے کہ جمہوریت کی اپنی fault lines ہیں، ہر system کی اپنی fault lines ہوتی ہیں،

جمہوریت کی جو اپنی fault lines ہیں، مجھے اس میں خطرہ نظر آ رہا ہے، مجھے ان سے خدشہ نظر آ رہا ہے کہ اتنی نفرتیں پورے نظام کو derail کر دیں گی کیونکہ ہم انتخاب کرنے نہیں جا رہے بلکہ یہ لگ رہا ہے کہ شاید ہم بندوقیں اٹھا کر کسی دشمن پر حملہ آور ہونے جا رہے ہیں، ہندوستان پر attack ہو رہا ہے۔ ہم میں اتنی نفرتیں ہیں، ہم نے اپنے مخالف کو نیست و نابود کرنا ہے، یہ healthy رویے نہیں ہیں، یہ شعوری رویے نہیں ہیں، یہ immature رویے ہیں۔ آپ ان immature رویوں سے جو نظام تخلیق کرنے جا رہے ہیں، اس کا بھی یہی حال ہونا ہے۔

جناب! یہاں پر کہا جاتا ہے کہ گالیاں نہ دیں، آپ کے leaders stage پر اس لیے گالیاں دیتے ہیں کہ آپ کے سننے والے ان گالیوں سے charge ہوتے ہیں۔ آپ جب عقل اور فہم کی بات کریں تو آپ کا crowd ہی اکٹھا نہیں ہوتا، آپ کا crowd تب اکٹھا ہوتا ہے، پہلے جب دو پاپ سنگرز آپ کے گانے گائیں، اس سے تھوڑا سا شغل میلہ ہو، اس کے بعد گالیوں کی تقریریں ہو جائیں، جتنی جذباتی تقریریں ہوتی ہیں، اس سے اتنا crowd charge ہوتا ہے۔ جناب! ہماری یہ سیاست ہے اور لوگ یہ سننا چاہتے ہیں۔

جناب! عدالتوں کا یہ حال ہے کہ وہ سب کچھ کر رہے ہیں اور انصاف deliver نہیں کر رہے، ہر وہ کام جو عدالت کو نہیں کرنا چاہیے، وہ عدالتیں کر رہی ہیں۔ ہر وہ کام جو کسی ادارے کو نہیں کرنا چاہیے، وہ ادارہ وہی کر رہا ہے۔ Election Commission کو بہت کچھ کرنا چاہیے، وہ نہیں کر رہے۔ یہ اس لیے ہے کہ آپ نے وہاں پر جس طرح کے لوگوں کو بٹھایا ہے یا آپ نے ان کو جو ماحول دیا ہے، وہ اس میں کیا کر سکتے ہیں، Chief Election Commissioner 20, 20 petitions سن رہے ہوتے ہیں جو زیادہ تر frivolous ہوتی ہیں، وہ بے بنیاد ہوتی ہیں، ان سے پورے نظام کا وقت ضائع ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ میرے مفاد میں ہے کہ میں ہر ادارے کو criticize کروں تاکہ میرے لئے ہر وہ کام کرنے کا جواز پیدا ہو جو میں اخلاقی اور قانونی طور پر نہیں کر سکتا، یہ politics کا discourse ہے۔ اسی طرح politics ہوتی ہے، یہ polarization and confrontation سیاست میں ہماری ایک فطرت بن گئی ہے اور غلط فہمیوں کو پیدا کرنا اور میں ان ہی کو play کرتا ہوں، میں غلط فہمیاں پیدا کرتا ہوں اور میں شکوک پیدا کرتا ہوں اور اس میں جو

grey area پیدا ہوتا ہے، میں اس میں operate کرتا ہوں، اپنے points scoring کرتا ہوں اور اپنے target achieve کرتا ہوں، ہمارے ملک کی یہی سیاست ہے۔

جناب! یہ simple سی بات ہے کہ اداروں پر جو تنقید ہو رہی ہے۔ میں کسی ادارے کا حامی ہوں اور نہ میں کسی ادارے کا مخالف ہوں، اگر میں حامی ہوں اور اگر میری وفاداری ہے تو وہ صرف اور صرف پاکستان سے ہے اور پاکستان کے اس آئین سے ہے، جس کا میں نے اس ایوان میں اس seat پر کھڑے ہو کر حلف اٹھایا ہے۔ میں اگر اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں تو میں اللہ کو اس دن جواب دوں گا اور مجھے یہ یقین ہے کہ مجھ سے یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے جو حلف اٹھایا تھا، اس کی پاسداری کی یا پاسداری نہیں کی۔ میں آج پاکستان کے آئین کا وفادار بن کر یہ بات کر رہا ہوں، پاکستان کے آئین نے جو ادارہ بھی بنایا ہے، چاہے عدالت ہے، چاہے Election Commission ہے، چاہے یہ پارلیمنٹ ہے اور چاہے پاکستان کی فوج ہے، میں ان سب کا وفادار ہوں۔ ہاں میں ان پر تنقید کا حق اسی آئین سے لیتا ہوں، Articles, 18, 19 اور fundamental rights کے جو قوانین ہیں، میں ان سے اپنی مذہبی آزادی، شعور کی آزادی، اپنے اعتقاد کی آزادی اور اپنے expression کی آزادی لیتا ہوں۔ مجھے اسی کے تحت یہ حق حاصل ہے کہ میرا قرآن جس کی آیات اوپر لکھی ہوئی ہیں، قائداعظم اور یہ آئین یہ تینوں مجھے یہ اختیار اور حق دیتے ہیں، اگر میں اس ملک کے لیے کسی چیز کو غلط سمجھتا ہوں تو میں اس پر جائز تنقید ضرور کروں۔

جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس modern دور میں کوئی بھی ذی عقل حکومت یا کوئی ذی عقل دشمن آپ کے ساتھ direct confrontation and warfare کر کے آپ سے جیت نہیں سکتا، non-kinetic warfare ایک نئی اصطلاح آ گئی ہے، یہ جنگ کی science میں آئی ہے، یہ war sciences میں آئی ہے۔ اس وقت ہم ایک non-kinetic warfare کا شکار ہیں، ہمارا دشمن ہمارے خلاف non-kinetic strategy کو unfold کر رہا ہے۔ اس کا ایک ہی طریقہ ہوتا ہے کہ آپ ہر ادارے کو discredit کریں، لوگوں کو demoralize کریں تاکہ معاشرہ کمزور ہو اور cracks پیدا ہوں، وہ fault lines پیدا ہوں اور آپ ان کے ذریعے معاشروں کو توڑ دیں۔ جناب! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اس ملک کے ارد گرد میری right side پر افغانستان ہے، یہ چند میلوں کے فاصلے پر ہے، ڈیڑھ سو کلو میٹر کے فاصلے پر افغانستان

ہے۔ آپ وہاں پر جا کر دیکھ لیں کہ وہاں پر کیا ہوا، وہ کیوں تباہ ہوئے کیونکہ وہاں پر یہی ethnic, linguistic, religious, sectarian polarization, اور علاقائی polarization ہے، ہم نے اس نفرت کو اتنا اٹھا دیا ہے، system نہیں تھا، cracks آ گئے، fault lines آ گئیں، وہ ملک آج تباہ حالت میں پڑا ہوا ہے۔ اس کی تباہی کی ذمہ داری ہمارے کندھوں پر ڈالی جا رہی ہے اور ہم اس کی suffering and consequences کو بھگت رہے ہیں۔ جناب! یہ بات ہے کہ میں کسی ادارے پر الزام نہیں لگاتا لیکن لوگ کسی ادارے پر الزام لگاتے ہیں یا حالات اس کی involvement کی طرف اشارہ کرتے ہیں، چاہے وہ پاک فوج ہے، چاہے وہ ہمارے ملک کی عدالتیں ہیں، چاہے وہ Election Commission of Pakistan ہے اور چاہے وہ پارلیمنٹ ہے۔ ہم پر یہ ذمہ داری ہے اور ہمارا یہ فرض ہے کہ آپ اپنے دفاع میں اپنے آپ کو بالکل clean کر کے آئیں، equity کا اصول ہے کہ come before equity with clean hands آپ اپنے clean hands دکھائیں کہ آپ involve نہیں ہیں اور آپ پر جو الزام ہے، اس کا دفاع کریں، آپ اس الزام کے جواب میں یہ نہ کہیں کہ آپ ملک کے غدار ہیں۔ آپ وضاحت کریں کہ آپ پر یہ الزام غلط ہے۔ سب لوگ مطمئن ہوں گے اور میں آخر میں یہ بات کہہ کر اپنی بات ختم کرتا ہوں کہ پشتو کا ایک محاورہ ہے جس کا ترجمہ میں آپ کو سناتا ہوں وہ کہتے ہیں "کہ جب تک سچ کسی جگہ پہنچتا ہے تو جھوٹ اس سے پہلے گاؤں کے گاؤں ویران کر چکا ہوتا ہے"۔ میں نہیں چاہتا کہ یہ جو کچھ بولا جا رہا ہے، شاید یہ سارا جھوٹ ہو۔ اس میں سچ شاید ہو ہی نہیں یا صرف ایک یا دو فیصد ہو لیکن اللہ نہ کرے کہ وہ وقت آئے کہ یہ جھوٹ اتنا عام ہو جائے کہ معاشرہ تباہ ہو جائے 18^{th} 19^{th} century میں امریکی صدر Garfield نے ایک بہت زبردست بات کی تھی، انہوں نے کہا تھا کہ "بعض اوقات سیاست میں ایک ایسا مقام آتا ہے جب آپ کو ایک معروف جھوٹ کے مقابلے میں ایک غیر معروف سچ کو defend کرنا پڑتا ہے"۔ ہو سکتا ہے کہ ہم ایک غیر معروف سچ کو defend کر رہے ہوں لیکن اس سچ کو defend کرنا شاید آج ہماری ultimate ذمہ داری بن چکی ہے اس ملک کے لیے، اس قوم کے لیے اور اس آئین کے لیے کہ جس کے تحفظ کی ہم سب نے یہاں قسم کھائی ہوئی ہے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔Moverراجہ محمد ظفرالحق صاحب نے مجھے بتایا ہے کہ وہ کل conclude کریں گے۔ان کے علاوہ سینیٹر سلیم ضیاء صاحب، سینیٹر غوث محمد خان نیازی صاحب، سینیٹر محمد اسد علی خان جونیجو، سینیٹر بیگم نجمہ حمید، سینیٹر محمد طاہر بزنجو، سینیٹر رانا محمود الحسن، سینیٹر کلثوم پروین، سینیٹر کامران مائیکل، سینیٹر راحیلہ مگسی، سینیٹر سردار محمد اعظم خان موسیٰ خیل، سینیٹر گل بشرہ، سینیٹر میر کبیر احمد محمد شہی، سینیٹر مرزا محمد آفریدی اور سینیٹر آغا شاہ زیب درانی میں سے کوئی بھی present نہیں ہے۔ سینیٹر شاہین بٹ صاحب آپ speech کرنا چاہتے ہیں؟ جی وزیر داخلہ صاحب آپ law and order کے حوالے سے کوئی conclusion کرنا چاہتے ہیں؟ راجہ صاحب کل بات کریں گے اور اس کو Minister for Parliamentary Affairs conclude کریں گے۔ جی منسٹر صاحب۔

Mr. Muhammad Azam Khan, Minister for Interior

Mr. Muhammad Azam Khan (Minister for Interior):۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم Thank you, Mr. Chairman. I was asked to respond to the agenda on law and order today and I have noted down few important things which I will try to finish as quickly as possible. Mr. Chairman, as you know Ministry of Interior is responsible for the internal security of Pakistan, but at the same time after the 18th Amendment particularly, the subject of law and order has been devolved to the Provinces. Therefore, primarily the Provincial Governments and their respective Home Departments and police are responsible to ensure safe and secure environment in their respective areas of jurisdiction. The Ministry of Interior of course remains always at their back and is there to fully support whatever action they wish to take.

At the same time the Ministry of Interior is in close coordination with the Election Commission of Pakistan, because the Election Commission of Pakistan is

responsible for holding fair and free elections and it is our responsibility to give them full support. All the relevant Ministries of the Provincial Governments, the Islamabad Capital Territory and other agencies in Provincial Governments, they are all responsible to conduct fair and free elections, so as to facilitate the people to vote without fear and favour.

Mr. Chairman, as far as the arrangements for the elections and law and order are concerned, in the Ministry of Interior we have established an Election Coordination and Facilitation Cell, which is working round the clock, seven days a week. It is conducting effective coordination with all the stakeholders particularly the Provincial Governments, the Election Commission of Pakistan, the Islamabad Capital Territory and NACTA. NACTA is also providing coordination to the Ministry and it has communicated to us some of the threats which were mentioned in this House earlier to some of the political leaders. We have conveyed those at the same time and taken steps to ensure that they are protected. Full measures have been taken not only by the Provincial Governments but also by the Ministry of Interior.

Mr. Chairman, on the request of the Election Commission of Pakistan the Provincial Governments and other authorities, we have deployed civil armed forces as per their requirements and these have been ordered to ensure security of the people during the elections. We have also asked the Provincial Governments to approach us if they need further re-enforcements. At the same time in the Ministry, we have system of holding video conferences on a daily basis, if necessary, with all the

Provincial Governments, with the I.Gs, with the Chief Secretaries, with the Home Secretaries. We keep on exchanging information with regard to the law and order situation and take appropriate steps to ensure that nothing untoward happens and in this process the NACTA is very active. The IB and other intelligence agencies are also supporting us.

On the 14th of this month, special meeting was held at the Election Commission of Pakistan, in which the security arrangements were also discussed. The decisions that were taken were that the Pakistan Army shall be deployed inside and outside the polling stations for security purposes. The Provincial Governments shall make arrangements for installation of CCTV cameras at most sensitive polling stations. The code of conduct for security personnel shall be prepared in consultation with the Pakistan Army and other law enforcing agencies, clearly indicating the do's and don'ts for them, because there was lot of talk about this issue. The Election Commission of Pakistan will also hold a separate meeting with the NACTA regarding security threats and alerts which have been coming. The Provincial Governments have already sensitised the political candidates who are contesting elections regarding the code of conduct of the Election Commission of Pakistan. We have requested them to try and adhere to the code, because it is for their own safety and for keeping the law and order under control.

Security protocol of political leaders has also been talked out and necessary security arrangements have been made for the movements of politicians and at the

site of the political gatherings have been made. At the same time private security guards have been allowed to the candidates, this was not allowed earlier. The Provincial Governments have been requested to provide security to the candidates as well as to the foreign observers and Chinese working on CPEC and non-CPEC projects. All concerneds have been requested to nominate their focal persons, so that the law enforcement agencies can contact with them and take appropriate steps for their protection and safety. Thank you very much.

Mr. Chairman: Thank you Minister *Sahib.* Remaining discussion on the motion is deferred till tomorrow on the request of Senator Raja Muhammad Zafar-ul-Haq, Leader of the House, who is the only mover/ speaker left for tomorrow. The House stands adjourned to meet again on Saturday, the 21st July, 2018 at 10.00 am.

(The House was then adjourned to meet again on Saturday, the 21st July, 2018 at 10.00 am.)

Index

Mr. Muhammad Azam Khan..... 69
Senator Ayesha Raza Farooq 25
Senator Muhammad Javed Abbasi..... 5
Senator Saadia Abbasi..... 34
سینیٹر پرویز رشید 31
سینیٹر چوہدری محمد سرور 61
سینیٹر ڈاکٹر آصف سعید کرمانی 21
سینیٹر رانا مقبول احمد 47
سینیٹر سید شبلی فراز 49, 51
سینیٹر لیفٹیننٹ جنرل ریٹائرڈ عبدالقیوم 12
سینیٹر محمد جاوید عباسی 6
سینیٹر محمد علی خان سیف 64
سینیٹر سید مشاہد حسین 38
سینیٹر مشتا ق احمد 56
سینیٹر میاں محمد عتیق شیخ 18
سینیٹر نزہت صادق 37
سینیٹر نعمان وزیر خٹک 54, 56
سینیٹر نگہت مرزا 59